فقہی مسائل سیکھنے اور سکھانے کی ایک جامع اور مستند کتاب

فقہی مسائل

حصہ اول

کنیز عائشہ امجدی

دارین پبلیشر
جمشید پور جھارکھنڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقہی مسائل سیکھنے اور سکھانے کی ایک جامع اور مستند کتاب

فقہی مسائل

حصہ اوّل

—: از قلم :—

کنیز عائشہ امجدی

﴿ ناشر ﴾

دارین پبلیشر، جمشید پور

نام کتاب	:	**فقہی مسائل، حصہ اول**
از قلم	:	**کنیز عائشہ امجدی**
تصحیح و نظر ثانی	:	مفتی **عبد المالک مصباحی**
زیر اہتمام	:	دارین اکیڈمی، جمشید پور، جھارکھنڈ
تقسیم کار	:	بطحا اکیڈمی، لوہردگا
اشاعت	:	اکتوبر ۲۰۲۱ء
صفحات	:	۸۸
قیمت	:	Rs. 60
ناشر	:	دارین پبلیشر، جمشید پور، جھارکھنڈ
موبائل	:	(W)+918409987217/7979069108)
ای میل	:	amalikmisbahi786@gmail.com

نام..

درجہ.................. سیکشن .... رول نمبر..............

مدرسہ/اسکول...

....

....

شرف انتساب

معلم دارین، روح کائنات، حضور سرور دو عالم ﷺ
کی بارگاہ ناز میں !
جن کے قدوم میمنت لزوم سے تاریکی میں بھٹکتی انسانیت کو
معرفت الٰہی اور عرفان ذات نصیب ہوا۔

اساتذہ اور والدین کریمین کے نام !
جن کی اعلیٰ تربیت اور نگاہِ کرم نے مجھے اس لائق بنایا۔

قوم کے ان نونہالوں کے نام !
جو اس ہوش ربا اور پر فتن دور میں اسلامی تعلیمات کے حصول
میں سرگرداں ہیں۔

غبار راہِ خاصانِ خدا

کنیز عائشہ امجدی

فہرست مضامین

☆☆☆☆☆

دعائیہ کلمات

بدرالعلما والفقہا حضرت علامہ **مفتی بدر عالم** صاحب قبلہ مصباحی

صدرالمدرسین، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

محب گرامی حضرت مولانا عبد المالک مصباحی، جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے ہونہار، باصلاحیت، اصحاب قلم مصباحی فرزندوں میں ایک نمایاں نام ہے؛ ملی، سیاسی بصیرت کے بھی حامل ہیں، شروع ہی سے دین کی ہمہ جہت خدمت میں مصروف رہتے ہیں ان کے بچے بھی علم دین کی ترویج واشاعت کا ذوق رکھتے ہیں۔

مولانا موصوف کی صاحبزادی عالمہ کنیز عائشہ سلمہا نے اہل سنت و جماعت کی فقہی کتابوں سے طہارت کے مسائل جمع کئے ہیں، میں نے سرسری طور پر دیکھا، ماشاء اللہ بہت اچھا کام کیا اور امت مسلمہ کے لیے بہت مفید مسائل اکٹھا کر دیا، مولیٰ کریم عالمہ کنیز عائشہ سلمہا کو جزائے خیر دے اور مستقبل میں دوسرے ابوابِ فقہ پر بھی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور اخیر میں مولانا محمد عثمان مصباحی بدایونی متعلم درجۂ فضیلت کے لیے بھی دعاگو ہوں کہ انھوں نے کتاب کو از اول تا آخر پڑھ کر مناسب اصلاح کی۔ پروردگار عالم علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

بدر عالم مصباحی

خادم تدریس وافتا

جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ

۵/ ذی الحجہ ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۶/ جولائی ۲۰۲۱ء

کلماتِ تحسین

داعی اسلام، مفکر ملت حضرت علامہ **غلام سبحانی رشیدی مصباحی**، امریکہ

حامدا و مصلیا

وطن مالوف ہندوستان کا سفر دسمبر ۲۰۲۰ء میں ہوا، حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے مزار پر انوار پہ حاضری کے لیے دھنباد سے جمشید پور پہنچا واپسی میں حضرت علامہ مفتی عبد المالک مصباحی سنی دار الافتا، مدینہ مسجد آزاد نگر و بانی دارین اکیڈمی جمشید پور کے مشہور و معروف اور اپنی نوعیت کے منفرد ادارہ دارین اکیڈمی میں حاضری ہوئی، یوں تو ان کی علمی خدمات کا شہرہ پہلے ہی سے سن رکھا تھا لیکن بالمشافہ یہ پہلی ملاقات تھی، انھوں نے دارین اکیڈمی کا معائنہ کرایا تعلیمی سرگرمیاں اگرچہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے بند تھیں لیکن ان کی علمی جدو جہد میں کوئی کمی نہیں تھی "**النور انگلش سیریز**" جو مدارس میں انگریزی نصاب کی ایک نہایت ہی مفید کوشش ہے اس میں مصروف تھے نیز دیگر مصروفیات میں لگے ہوئے تھے اسی دوران انھوں نے اپنی علمی کاوش کا نمونہ ایک کتاب بھی تحفہ میں عطا کیا اور اب ان کی لخت جگر عالمہ فاضلہ کنیز عائشہ امجدی کی کتاب "**فقہی مسائل**" حصہ اول میری نگاہوں کے سامنے ہے جو جلد ہی منظر عام پر آنے والی ہے۔

مفتی صاحب جو جذبہ خود قوم و ملت کی خدمت کے لیے رکھتے ہیں اپنے بچوں میں بھی وہی اسپرٹ پیدا کرنے میں کام یاب نظر آرہے ہیں، ان کی لخت جگر عالمہ فاضلہ کنیز عائشہ

امجدی کی کتاب ”فقہی مسائل“ کا حصہ اول دیکھا طرز تحریر اچھی ہے اس کے مندرجات کا مطالعہ کیا فقہی مسائل کو اس کتاب میں نہایت آسان اسلوب اور سہل انداز میں پیش کیا گیا ہے جو دیگر فوائد کے ساتھ اسکول و مدارس میں نصاب میں داخل کئے جانے کے لائق ہے۔ ہر عنوان کے تحت سوالات قائم کر کے جوابات قاری کے ذمہ چھوڑ دیا یہ استحضار مسائل کے لیے بہت مفید ثابت ہو گا۔

رب قدیر اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کے صدقہ عالمہ فاضلہ کنیز عائشہ امجدی کے علم و ہنر، عمل صالح، قلمی جولانیت میں خوب برکتیں نازل فرمائے اور اس کتاب کو قبول عام و تام فرمائے اور حضرت مفتی عبدالمالک مصباحی زید مجدہ کی مساعئ جمیلہ اور ان کی علمی تحریک دارین اکیڈمی کے ذریعہ دین متین کی خدمات قبول انام و مقبول خیر الانام فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوۃ و اکمل التسلیم

فقیر غلام سبحانی رشیدی مصباحی

خطیب و امام ضیاء القرآن مسجد، آرلنگٹن، امریکہ

۱۵/ ذی الحجہ ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۶/ جولائی ۲۰۲۱ء

احوال واقعی

یہ بالکل عام مشاہدے کی بات ہے کہ زمانے کے بدلتے مزاج کا گہرا اثر تعلیم و تعلم اور درس و تدریس پر بھی پڑتا ہے، درس و تدریس میں جمود و تعطل نے قوموں کی امامت کو پس پشت ڈال دیا ہے۔اس لیے زمانہ کی روش کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید پیٹرن پر نئی نسل کو عصری تعلیمات کے ساتھ اسلامی عقائد و معمولات سکھانے کی ضرورت یوں تو ہر دور میں ناگزیر رہی ہے مگر سوشل میڈیا کے اس ہنگامہ خیز دور میں اس کی ضرورت و اہمیت اور کہیں زیادہ ہو گئی ہے تاکہ نئی نسل اپنے ایمان و عقیدہ کی حفاظت کے ساتھ اس کی وکالت بھی کر سکے۔

اسی ضرورت کے پیش نظر درس گاہی دنیا میں ایک ایسی مختصر مگر جامع اور مستند کتاب کی سخت ضرورت محسوس کی جارہی تھی جس میں دینی مسائل کو بچوں کے مزاج کے مطابق ایسے آسان اور دلچسپ پیرایۂ بیان میں پیش کیا جائے جو مدرسہ اور اسکول دونوں ذریعۂ تعلیم کے طلبا کے لیے یکساں مفید ہو۔

ایسی کتاب کی تلاش میں تگ و دو کرنے اور ماضی کے ذخیرہ کو کھنگالنے کے بعد یہی تلخ حقیقت سامنے آئی کہ اردو زبان میں دینی مسائل کے بیان میں اس طرح کی کتابوں کی سخت کمی ہے کیوں کہ جو کتابیں فی الحال مارکیٹ میں دست یاب ہیں اور درس گاہوں میں داخل نصاب ہیں ان میں اکثر کتابیں بچوں کے نصاب کے لیے نہیں بلکہ عوام کی معلومات کے لیے لکھی گئی ہیں اسی لیے ان کا انداز اور مواد بھی ویسا ہی ہے، چناں چہ میں نے مناسب جانا کہ بچوں کے لیے دینی مسائل کو آسان اور دلچسپ بنا کر مختصر طور پر درس گاہی انداز میں پیش کیا جائے۔اسی خیال کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ایک ایسی کتاب ترتیب دی گئی جو مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہے:

(۱) فقہی مسائل کے بنیادی ابواب کی چھوٹے چھوٹے اسباق میں تقسیم۔

(۲) زبان عام فہم اور سادہ و سلیس۔

(۳) اس کے باوجود بھی مشکل الفاظ کے معانی الگ سے مشکل الفاظ کے معانی کے ضمن میں۔

(۴) ہر سبق کے ختم ہوتے ہی چند مشقیہ سوالات بھی رکھے گئے ہیں جن کے جوابات اسی سبق میں موجود ہیں۔

الغرض اس طرح کی دیگر کئی خوبیوں سے مزین یہ کتاب اہل نظر اور ذمہ داران مدارس کی خدمت میں حاضر ہے۔ امید ہے کہ اسے اپنی درس گاہوں میں شامل نصاب کرکے طلبہ کے لیے آسانی کی راہ ہموار کریں گے۔

واضح رہے کہ زیر نظر کتاب **"فقہی مسائل"** جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کا خاکہ اگرچہ میرے تدریسی احساس، خیال اور ضرورت کی پیداوار ہے مگر اس میں رنگ وروغن بھرنے کا کام میرے والد بزرگوار حضرت علامہ مفتی عبد المالک مصباحی دامت برکاتہم العالیہ نے کیا ہے جنھوں نے مدینہ مسجد، آزاد نگر کی امامت وخطابت، سنی دار الافتا کی گوناں گوں شرعی وسماجی خدمات کے علاوہ دارین اکیڈمی کی انقلابی سرگرمیوں میں سرگرداں رہنے کے باوجود شب وروز لگ کر اس کی تصحیح وتزئین کا کام کرکے میرے حوصلوں کو برقی توانائی سے مالامال فرمایا، جابجا اس میں حذف واضافہ کا حکم بھی دیا المختصر اس کتاب میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ والد گرامی کی تقریباً ستائیس سالہ تدریسی تجربات کی رہین منت ہیں۔ انھوں نے اپنی علمی، فقہی اور گہری نظر سے اس کتاب کو واقعی مستند بنا دیا۔ میرے شبستان خیال میں ایسے الفاظ نہیں جو ان کے شکریہ کا ادنیٰ سا بھی حق ادا کرنے کی جسارت کر سکیں ہاں ہر نفَس میں رب قدیر کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ پروردگار عالم میرے والد محترم کو صحت و تندرستی سے مالامال فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم ودائم رکھے۔ آمین ثم آمین

ساتھ ہی والد محترم کے توسط سے فقیہ زمن، ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ، استاذ الاساتذہ، بدر العلما حضرت مفتی محمد بدر عالم مصباحی صاحب قبلہ نے ازہر ہند جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی صدارت کی گوناگوں مصروفیات کے علاوہ قومی، ملی، سماجی اور دینی سرگرمیوں کے درمیان اس کتاب پر نظر ثانی کرتے ہوئے دعائیہ کلمات سے سرفراز فرما کر جس اعلیٰ ظرفی، وسیع القلبی،

اصاغر نوازی اور اپنے بلند کردار کا مظاہرہ کیا ہے وہ عصر حاضر میں اپنی مثال آپ ہے۔ حضور بدر العلما کی اس گراں مایہ نوازش پر میں دل کے نہاں خانہ سے شکر گزار ہوں اور ساتھ ہی دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ ان کے وجود مسعود سے جماعت کو زیادہ زیادہ مستفید ہونے کی توفیق ارزانی فرمائے نیز حضرت کا سایہ عاطفت عافیت کے ساتھ دراز سے دراز فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

داعیِ اسلام، مفکر ملت، مصلح ملت حضرت علامہ غلام سبحانی رشیدی مصباحی مقیم حال امریکہ کی کرم نوازیاں بھی آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ امریکہ جیسے برق رفتار ملک میں رہتے ہوئے قوم وملت کی زلف برہم سنوارتے ہوئے آپ نے میری ان کاوشوں پر نظر ثانی فرما کر کلمات تحسین سے نوازا، اس کے لے میں بے حد ممنون ومشکور ہوں۔ نیز حضرت مفتی محمد جابر القادری ،رضوی خطیب وامام رحمت عالم مسجد، ملت نگر، کپالی، جمشید پور نے بھی کتاب پر تحقیقی نظر کا موقع عنایت کیا۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کو صحت وتندرستی کے ساتھ دارین کی سعادتوں سے مالامال فرمائے اور ان کے جذبۂ خیر خواہی کو یوں ہی سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین۔

بات مکمل کرنے سے پہلے میں اپنی ہمشیرہ عزیزہ فاضلہ کنیز حسین مالکی امجدی اور اپنی ان تلمیذات کا دل کی گہرائیوں سے شکر ادا کرتی ہوں جنھوں نے اس کتاب کی کمپوزنگ میں حصہ لیا اور ہمارے کام آئیں، اللہ رب العزت تمامی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

گزارش:۔ بڑے اہتمام کے ساتھ کتاب کی نظر ثانی اور تصحیح کی گئی ہے لیکن ان سب کے باوجود ہم بندوں کی صفت سہو ونسیان کی باعث اگر اس میں کچھ خامی اور غلطی رہ گئی ہو تو اس کی قصور وار صرف میں ہوں، قارئین کو اگر کچھ خامی نظر آئے تو دیے گئے رابطہ نمبر پر مطلع فرما کر مشکور ہوں۔

عرض گذار وطالبۂ دعا

کنیز عائشہ امجدی

معلمہ جامعہ حضرت فاطمۃ الزہرا، آزاد نگر، جمشید پور

۲۱/ ذی قعدہ ۱۴۴۲ھ

۱/ جولائی ۲۰۲۱ء

بروز جمعرات

سبق نمبر [۱]

فقہی اصطلاحات

دینی اور فقہی مسائل کے تفصیلی مطالعہ سے پہلے ان اصطلاحی الفاظ کے معانی کو سمجھ لینا ضروری ہے جن کا اس علم میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے، انھیں فقہی اصطلاحات کے نام سے جانا جاتا ہے۔ شریعت میں کچھ کام ایسے ہیں جن کا کرنا مطلوب اور پسندیدہ ہے، کچھ کام ایسے ہیں جن کا نہ کرنا ضروری ہے، اس اعتبار سے ان حقائق کو بیان کرنے کے لیے اس علم میں چند خاص الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

(۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت مؤکدہ (۴) سنت غیر مؤکدہ
(۵) حرام (۶) مکروہ تحریمی (۷) اِسَاءَتْ (۸) مکروہ تنزیہی
(۹) مستحب (۱۰) خلاف اولیٰ (۱۱) مباح

سوال:۔ فرض کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ فرض وہ ہے کہ اس کو ادا کیے بغیر آدمی بری الذمہ نہ ہوگا یعنی نجات اور چھٹکارا نہ پائے گا۔ اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

سوال:۔ واجب کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ واجب وہ ہے کہ اس کا کرنا ضروری تو ہے مگر اس کی ادائے گی کے بغیر بھی نجات ملنے کی امید ہے۔ اس کا انکار کرنے والا فاسق اور بدمذہب ہے۔

سوال: فرض اور واجب کے فرق کو واضح کریں۔

جواب: فرض و واجب میں فرق یہ ہے کہ فرض اگر کسی عبادت میں شامل ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل ہوگی جب کہ اگر واجب کا کسی عبادت میں بجالانا درکار ہو تو وہ عبادت بے اس کے ناقص رہے گی۔ اور فرض کا چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے اور واجب کا ایک بار بھی قصدا چھوڑنا گناہ صغیرہ اور چند بار چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔

سوال:- سنت مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:- سنت مؤکدہ وہ کام جس کو حضور اکرم ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو، ہاں! بیانِ جواز کے لیے کبھی کبھی چھوڑ بھی دیا ہو، یا وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو مگر کبھی کبھی چھوڑ بھی سکتے ہوں۔

سوال:- سنت غیر مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:- سنت غیر مؤکدہ وہ ہے کہ اس کا چھوڑنا شریعت کو پسند نہیں اور کرنا ثواب۔

سوال:- سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کے فرق کو واضح کریں۔

جواب:- ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ سنت مؤکدہ کا کرنا ثواب اور نہ کرنا بہت برا ہے یہاں تک کہ جو اس کے چھوڑنے کی عادت ڈالے وہ عذاب کا مستحق ہے جب کہ سنت غیر مؤکدہ کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ بطور عادت ہو عتاب کا موجب نہیں۔

سوال:- مستحب کسے کہتے ہیں؟

جواب:- مستحب وہ ہے جس کا کرنا شریعت کو پسند ہے مگر نہ کرنے پر کچھ ناپسندی نہیں؛ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ گناہ نہیں۔

سوال:- اساءت کسے کہتے ہیں؟

جواب:- اساءت جس کا کرنا برا ہے کبھی کبھی کرنے والا مستحق عتاب اور اس کی عادت بنا لینے والا عذاب کا مستحق ہے یہ سنت مؤکدہ کے مقابل ہے۔

سوال:- حرام قطعی کی تعریف بتائیں۔

جواب:- حرام قطعی یہ فرض کا مقابل ہے۔ اس کا ایک بار بھی قصدا کرنا گناہ کبیرہ و

فسق ہے۔

سوال:۔مکروہ تحریمی کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔مکروہ تحریمی وہ ہے کہ اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہوجاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

سوال:۔ مکروہ تنزیہی کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ مکروہ تنزیہی وہ ہے کہ جس کا کرنا شریعت کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ کرنے پر وعید عذاب آئے۔

سوال: خلافِ اولیٰ کسے کہتے ہیں؟

جواب: خلافِ اولیٰ وہ ہے کہ اس کو چھوڑ دینا بہتر تھا لیکن اگر کرلیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ مستحب کا مقابل ہے۔

سوال: مباح کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کے کرنے اور چھوڑنے دونوں کی اجازت ہو، نہ اس میں ثواب ہو نہ اس میں عذاب ہو۔[۱]

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: فرض چھوڑنے والے کے لیے کیا حکم ہے؟

سوال: کیا واجب اور فرض دونوں برابر ہیں؟

سوال: سنت مؤکدہ کو سنت مؤکدہ کیوں کہتے ہیں؟

سوال: حرام کے مرتکب کے لیے کیا حکم ہے؟

سوال: کیا مکروہ تحریمی اور حرام برابر ہیں؟

(۱) ماخوذ از بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۲۸۲ تا ۲۸۴، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
بری الذمہ	ذمہ سے کام کا اتر جانا، چھٹکارا
احتمال	شک وشبہ، وہم وگمان
واضح	ظاہر، عیاں، آشکار
باطل	غلط، بے اصل
بجالانا	پورا کرنا، کہنے کے موافق کرنا
ناقص	ادھورا، نامکمل
قصداً	جان بوجھ کر
سنت مؤکدہ	وہ سنت جس کی خاص تاکید وارد ہے
عتاب	ملامت، غضب، قہر، ناراضی
موجب	واجب ولازم کرنے والا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبق نمبر [۲]

طہارت کا بیان

سوال:- طہارت کا کیا معنی ہے ؟

جواب:- طہارت کا معنی "پاکی" ہوتا ہے۔ اور جس عبادت کے لیے طہارت شرط ہے وہ بغیر طہارت کے ہوتی ہی نہیں ہے مثلاً: نماز، طواف وغیرہ۔

سوال:- طہارت کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟

جواب:- طہارت کی دو قسمیں ہیں:- (۱) طہارت صغریٰ (۲) طہارت کبریٰ۔

طہارت صغریٰ وضو ہے اور طہارت کبریٰ غسل۔ جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہوتا ہے ان کو "حدث اصغر" کہتے ہیں اور جن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے ان کو "حدث اکبر" کہتے ہیں۔ (۱)

سوال:- طہارت کی اہمیت پر روشنی ڈالیں ؟

جواب:- نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علماے کرام "کفر" لکھتے ہیں؛ کیوں کہ اس بے وضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔" اس حدیث کو امام احمد نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورہ روم تلاوت فرما رہے تھے اور متشابہ لگا۔ بعد نماز ارشاد فرمایا: "کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت حاصل نہیں کرتے؟ انھیں کی وجہ سے امام کو قراءت میں شبہ پڑتا ہے۔" جب بغیر کامل طہارت

(۱) بہار شریعت از صدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۲۸۲، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو بے طہارت نماز پڑھنے کی نحوست کا کیا پوچھنا! ایک حدیث میں فرمایا: "طہارت نصف ایمان ہے"۔ [۱] اس سے طہارت کی اہمیت خوب اجاگر ہوتی ہے۔

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: اس سبق میں طہارت سے آپ کیا سمجھے؟

سوال: طہارت صغریٰ کی تعریف بتائیں!

سوال: طہارت کبریٰ کسے کہتے؟

سوال: حدث اصغر واکبر سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

سوال: طہارت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے دو حدیثیں لکھیں!

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
شرط	لازم، ضروری، وہ چیز جس پر کسی بات کا انحصار ہو
صغریٰ	چھوٹی
کبریٰ	بڑی
توہین	بے عزتی، ذلت
متشابہ لگنا	شبہ میں پڑنا، بھول میں پڑنا
نحوست	بد نصیبی، بدبختی
نصف	آدھا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(۱) بہار شریعت از صدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۲۸۲، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

سبق نمبر [۳]

وضو کا بیان

سوال:-کیا نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم قرآن مجید میں بھی آیا ہے؟

جواب:-جی ہاں، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ.[۱]

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے مونھ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔ (کنزالایمان)

سوال:-وضو کی فضیلت میں تین احادیث پیش کریں!

جواب:-وضو کی فضیلت میں تین احادیث یہ ہیں:

حدیث(۱):- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ مونھ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وُضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے"۔[۲]

حدیث(۲):- حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ

(۱) سورہ مائدہ؛ آیت: ٦۔

(۲) صحیح بخاری للامام بخاری، الحدیث ۱۳٦، ج۱، ص ۷۱، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جو سخت سردی میں کامل وُضو کرے اس کے لیے دونا ثواب ہے"۔ [۱]

حدیث (۳):- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جو کوئی وُضو کرے اور کامل وُضو کرے پھر پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. [۲]

اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو"۔

وضو کے فرائض

سوال:- وضو کے فرائض کتنے ہیں؟

جواب:- وضو کے فرائض چار ہیں:

(۱) منہ دھونا

(۲) کُہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا

(۳) سر کا مسح کرنا

(۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔ [۳]

سوال:- منہ کا کتنا حصہ دھونا فرض ہے؟

جواب:- شروعِ پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی تک لمبائی

(۱) المعجم الاوسط، للطبرانی، الحدیث ۵۳۶۶، ج۴، ص۱۰۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت

(۲) صحیح مسلم لامام مسلم، الحدیث ۲۳۴، ص ۱۴۴، مطبوعہ دار ابن حزم، بیروت

(۳) سورہ مائدہ؛ آیت:۶۔

میں اور چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان تک یعنی مونھ کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ [۱]

سوال:- داڑھی کے بال کا کیا حکم ہے؟

جواب:- داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جتنا چہرے کے گرد (احاطے) میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلق سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضروری نہیں اور اگر کچھ حصہ میں گھنے ہوں اور کچھ چھِدرے، تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہیں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے۔ [۲]

سوال:- جس کے سر کے اگلے حصے میں بال نہ جمتے ہوں یا گر گئے ہوں اس کی پیشانی کہاں تک شمار کی جائے گی؟

جواب:- جس کے سر کے اگلے حصے کے بال گر گئے ہوں یا جمے نہیں تو اس کی پیشانی بس وہیں تک ہے جہاں تک عام طور سے بال نہیں جمتے ہیں بقیہ حصہ سر کا ہے؛ یعنی اس پر وہیں تک مونھ دھونا فرض ہے جہاں تک عادۃً بال ہوتے ہیں اور اگر عادۃً جہاں تک بال ہوتے ہیں اس سے نیچے تک کسی کے بال جمے تو ان زائد بالوں کا جڑ تک دھونا فرض ہے کہ وہ بھی چہرے میں شامل ہے نا کہ سر میں۔ [۳]

سوال:- چہرہ کے پانچ ایسے حصے کا شمار کریں جن کا وضو میں خاص خیال رکھنا چاہیے تاکہ فرضِ وضو نہ رہ جائے!

جواب:- (۱) **مونچھوں، بھوؤں اور بچی (یعنی وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں) کا:** چہرے کے ان بالوں کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اگر ان

---

(۱) بہار شریعت از صدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۲۸۸، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۲) فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا، ج۱، ص ۲۱۴، مطبوعہ رضا فائونڈیشن، لاہو

(۳) ملخصًا فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص ۴، مطبوعہ دار الفکر بیروت

تینوں جگہ کے بال گھنے ہوں کہ کھال بِالکل نہ دکھائی دے تو جِلد کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جِلد کا دھونا بھی فرض ہے۔ [۱]

(۲) لبوں **(ہونٹوں)** کا: یہ بھی احتیاط کی جگہ ہے کہ لَبوں کا وہ حصہ جو عام طور سے لب بند کرنے کے بعد ظاہر (دکھتا) رہتا ہے، اس کا دھونا فرض ہے تو اگر کوئی خوب زور سے لب بند کرلے کہ اس میں کا کچھ حصہ چُھپ گیا کہ اس پر پانی نہ پہنچا، نہ کُلّی کی کہ دُھل جاتا تو وُضو نہ ہوا، ہاں وہ حصہ جو عادۃً مونھ بند کرنے میں ظاہر نہیں ہوتا اس کا دھونا فرض نہیں۔ [۲] اسی لیے حکم یہ ہے کہ اگر مونچھیں بڑھ کر لبوں کو چھپا لیں تو اگر چہ گھنی ہوں، مونچھیں **ہٹا کر ہونٹ دھونا** فرض ہے۔ [۳]

(۳) **کنپٹی کا:** گال اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے جسے کنپٹی کہتے ہیں اس کا دھونا فرض ہے [۴] لہذا اس کا بھی خاص خیال رکھا جائے۔

(۴) **پلک کا:** پلک کا ہر بال پورا دھونا فرض ہے اگر اس میں کیچڑ وغیرہ کوئی سخت چیز جم گئی تو چھڑانا فرض ہے۔ [۵]

(۵) **نتھ کے سوراخ:** خواتین اگر ناک چھدوائی ہوں تو نتھ کے سوراخ کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ نَتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں۔ [۶]

سوال:- ہاتھ دھونا فرض ہے اس سے کیا مراد ہے؟

---

(۱) فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا، ج ۱، ص ۲۱۴، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور
(۲) بہار شریعت از صدر الشریعہ، ج ۱، حصہ ۲، ص ۲۸۹، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی
(۳) فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا، ج ۱، ص ۴۴۶، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور
(۴) فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا، ج ۱، ص ۲۱۶، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور
(۵) فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا، ج ۱، ص ۴۴۴، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور
(۶) فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا، ج ۱، ص ۴۴۵، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

جواب:- یعنی انگلیوں کے سرے سے کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا؛ اس حکم میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔ اگر کہنیوں سے ناخن تک کوئی ذرہ برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ جائے گی تو وضو نہ ہو گا۔ [۱]

سوال:- جس کے ایک ہاتھ میں پانچ کے بجائے چھ انگلیاں ہوں یا ایک مونڈھے پر ایک کے بجائے دو ہاتھ نکلے ہوں اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب:- بجائے پانچ کے چھ انگلیاں ہیں تو سب کا دھونا فرض ہے اور اگر ایک مُونڈھے پر دو ہاتھ نکلے ہوں تو جو پُورا ہے اس کا دھونا فرض ہے اور اس دوسرے کا دھونا فرض نہیں، مستحب ہے مگر اس کا وہ حصہ جو اس پورے ہاتھ کے موضعِ فرض سے ملا ہوا ہوا تنے کا دھونا فرض ہے۔ [۲]

سوال:- کتنے سر کا مسح کرنا فرض ہے؟

جواب:- چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ سر پر بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے اور سر کا مسح اسی کو کہتے ہیں۔ [۳]

سوال:- سر سے جو بال لٹک رہے ہوں ان پر مسح کرنے سے مسح ہو گا یا نہیں؟

جواب:- سر سے جو بال لٹک رہے ہوں ان پر مسح کرنے سے مسح نہیں ہو گا۔ [۴]

سوال:- پاؤں دھونے میں کس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب:- پاؤں کو گٹوں سمیت ایک دفعہ دھونا فرض ہے اور اس میں اُنگلیوں کی کروٹیں، تلوے، ایڑیاں، کونچیں (یعنی ایڑیوں کے اوپر موٹے پٹھے)، سب کا دھونا فرض ہے [۵]۔

---

(۱) مخلصا فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص ۴، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۲) مخلصا فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص ۴، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۳) فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا، ج۱، ص۲۱۶، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

(۴) بہار شریعت از صدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۲۹۱، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۵) فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا، ج۱، ص۴۴۵، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

سوال:- کسی عُضو کو دھونے یا اس پر مسح کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب:- کسی عُضُو کو دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چُپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وُضو یا غسل ادا ہو۔

مسح: کسی عُضو پر تر (گیلا) ہاتھ پھیرنے کو مسح کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ مسح کرنے کے لیے ہاتھ کا تر ہونا ضروری ہے خواہ ہاتھ میں تری اعضا کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کیا ہو۔ (۱)

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: وضو کے بارے میں آیت کریمہ اور کم از کم ایک حدیث تحریر کریں۔

سوال: وضو میں چہرہ دھونے کی حد کیا ہے اور احتیاط کی جگہیں بھی بتائیں۔

سوال: داڑھی، مونچھ، بچی، بھوؤں اور پلک کے بارے میں وضو میں کیا حکم ہے؟

سوال: کہنی اور ٹخنے وضو میں دھونا فرض ہے کہ نہیں؟

سوال: مسح کسے کہتے ہیں اور سر کے مسح کے تین مسائل تحریر کریں؟

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
چمک	روشنی، نور
کامل	مکمل، پورا، سب
حلقے	گھیرے، احاطے، دائرے

(۱) مخلصًا بہار شریعت از صدر الشریعہ، ج ۱، حصہ ۲، ص ۲۹۱، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی ۲۸۸ و ۲۹۱۔

چھِدرے	جدا جدا ہو، تھوڑے تھوڑے فاصلے سے
عادتاً	عام طور سے، اکثر
زائد	زیادہ، فضول، بچا ہوا
جِلد	کھال، چمڑا، پوست
کنپٹی	گال اور کان کے بیچ کا حصہ
موضع	جگہ
مونڈھا	کندھا، شانہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبق نمبر [۴]

وضو کی سنتوں اور مستحبات کا بیان

سوال:- وضو کی سنتیں بیان کریں۔

جواب:-وضو کی سنتیں یہ ہیں:

۱۔ نیت کرنا۔

۲۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرنا۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھونا۔

۴۔ مسواک کرنا۔

۵۔ داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ کلیاں کرنا۔

۶۔ داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا۔

۷۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۸۔ داڑھی کا خلال کرنا۔

۹۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

۱۰۔ ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔

۱۱۔ پورے سر کا ایک بار مسح کرنا۔

۱۲۔ کانوں کا مسح کرنا۔

۱۳۔ ترتیب سے وضو کرنا۔

۱۴۔ داڑھی کے جو بال منہ کے دائرے کے نیچے ہیں ان کا مسح کرنا۔

۱۵۔ اعضا کو پے در پے دھونا۔

۱۶۔ ہر مکروہ عمل سے بچنا۔ (۱)

سوال:- وضو کے چند مستحبات بتائیں۔

جواب:- وضو کے مستحبات یہ ہیں:

۱۔ قبلہ رو اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔

۲۔ وضو کا پانی پاک جگہ پر گرانا۔

۳۔ پانی بہاتے وقت ہر حصہ پر تر ہاتھ پھیر لینا۔

۴۔ اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا۔

۵۔ وضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔

۶۔ وقت سے پہلے وضو کر لینا۔

۷۔ انگوٹھی وغیرہ کو حرکت دینا، اگر تنگ ہو تو ہلانا ضروری ہے۔

۸۔ اطمینان سے وضو کرنا۔

۹۔ دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا۔

۱۰۔ ہر عضو کو دھوتے وقت نیت وضو حاضر رہنا۔

۱۱۔ ہر عضو کو دھوتے وقت اس کی دعا پڑھنا۔

۱۲۔ گردن کا مسح کرنا۔

۱۳۔ وضو سے فارغ ہوتے ہی آسمان کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر کلمہ شہادت اور إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ پڑھنا۔

۱۴۔ وضو کا بچا ہوا تھوڑا پانی پی لینا۔

---

(۱) انوار شریعت از مفتی جلال الدین امجدی، ص ۲۲، مطبوعہ کتب خانہ امجدیہ، دہلی

۱۵۔بغیر ضرورت بدن کو کپڑے سے بالکل خشک نہ کرنا۔ (۱)

سوال:- "ہر عضو کو دھوتے وقت اس کی دعا پڑھنا مستحب ہے" اس میں ہر عضو دھونے کی دعا سے مراد کون سی دعائیں ہیں؟

جواب:- وضو کے مختلف اعضا دھونے کی مختلف دعائیں یہ ہیں:

۱۔ کلی کرتے وقت: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

ترجمہ: الٰہی! میری مدد فرما قرآن کی تلاوت اور اپنے ذکر و شکر اور اچھی عبادت پر۔

۲۔ناک میں پانی ڈالتے وقت: اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ.

ترجمہ: الٰہی مجھے جنت کی خوشبو سنگھا اور جہنم کی بدبو نہ سنگھا۔

۳۔منہ دھوتے وقت: اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ.

ترجمہ: الٰہی! میرا چہرا روشن کر جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ۔

۴۔داہنا ہاتھ دھوتے وقت: اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا.

ترجمہ: الٰہی! میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دینا اور مجھ سے آسان حساب کرنا۔

۵۔بایاں ہاتھ دھوتے وقت: اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِی.

ترجمہ: الٰہی! میرا نامۂ اعمال نہ میرے بائیں ہاتھ میں دینا نہ میری پیٹھ کے پیچھے سے۔

۶۔سر کا مسح کرتے وقت: اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّ عَرْشِكَ.

ترجمہ: الٰہی! تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھنا جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔

۷۔ کانوں کا مسح کرتے وقت: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ.

ترجمہ: الٰہی! تو مجھے ان لوگوں میں کر دے جو بات سنتے اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔

(۱) سنی بہشتی زیور از مفتی محمد خلیل قادری، حصہ ا، ص ۲۳، مطبوعہ اسلامک پبلیشر، دہلی

۸۔گردن کا مسح کرتے وقت: اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ .
ترجمہ:الٰہی!میری گردن آگ سے آزاد کر۔

۹۔ دایاں پاؤں دھوتے وقت: اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ.
ترجمہ:اے اللہ!میرا قدم پل صراط پر ثابت رکھ جس دن اس پر قدم لغزش کریں گے۔

۱۰۔بایاں پاؤں دھوتے وقت: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ.
ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے میری کوشش بار آور کردے اور میری تجارت ہلاک نہ ہو۔ (۱)

وضو کا مسنون طریقہ

سوال:- وضو کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب:-جب وضو کرنے بیٹھے پہلے بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الإسلام پڑھ لے۔ پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک تین تین باراس طرح دھوئیں کہ پہلے سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ سے پانی ڈال کر تین بار، پھر الٹے کو سیدھے ہاتھ سے پانی ڈال کر تین بار دھوئے اور اس کا خیال رہے کہ انگلیوں کی گھائیاں پانی بہنے سے نہ رہ جائیں۔ پھر تین بار ایسی کلی کرے کہ منہ کے تمام جڑوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں میں پانی پہنچ جائے کہ وضو میں اسی طرح کلی کرنا سنت مؤکدہ ہے،اسی طرح ناک کے نرم بانسے تک پانی چڑھنا بھی سنت مؤکدہ ہے،ان دونوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے ورنہ اچھی طرح سے کلی نہ کرنے اور ناک میں پانی نہ چڑھانے سے سنت ادا نہ ہوگی اور ایک آدھ بار اس طرح کرنے سے بندہ تارکِ سنت اور یہی عادت بنا لینے سے گنہ گار وفاسق ہوجاتا ہے۔

---

(۱) منتخب مسائل فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا، باب الوضوء، ص۹۸۔۹۹، مطبوعہ اسلامک بک ورلڈ، پٹنہ

داڑھی اگر ہے تو خوب تر کرلے کہ اگر ایک بال کی جڑ بھی خشک رہی اور پانی اس پر نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔ اور منھ پر پانی لمبائی میں پیشانی کے بالوں کی جڑوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں کان کی ایک لو سے دوسری لو تک پانی بہائیں، پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک اس طرح دھوئیں کہ پانی کی دھار کہنی تک برابر پڑتی چلی جائے یہ نہ ہو کہ پہنچے سے تین بار پانی چھوڑ دیا اور وہ کہنی تک بہتا چلا گیا اس طرح کہنی بلکہ کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ بہنے کا احتمال ہے۔ اس کا لحاظ ضروری ہے کہ ایک رونگٹا بھی خشک نہ رہے اگر پانی کسی بال کی جڑ کو تر کرتا ہوا بہ گیا اور بالائی (اوپر کا) حصہ خشک رہ گیا تو وضو نہ ہوگا۔ پھر سر کے بالوں کا مسح کرے۔

پھر پورے سر کا مسح کریں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کا انگوٹھا اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر ایک ہاتھ کی باقی انگلیوں کا سرا، دوسرے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائیں اور پیشانی کے بال پر رکھ کر گدی تک اس طرح کھینچتے ہوئے لے جائیں کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں۔ وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتے ہوئے پیشانی تک واپس لائیں۔ اور انگوٹھوں کے پیٹ سے کانوں کی پشت کا اور پشت دست سے گردن کے پچھلے حصے کا مسح کریں، گلے پر ہاتھ نہ لائیں کہ بدعت ہے۔ پھر دونوں پاؤں ٹخنوں کے اوپر تک دھوئے اور ہر عضو پہلے دایاں پھر بایاں دھوئے۔ (۱)

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال : وضو کی دس سنتیں بتائیں!

سوال : وضو کے چند مستحبات بتائیں!

سوال : کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی دعا بتائیں!

سوال : دائیں ہاتھ اور بائیں پیر کو دھونے کی دعا لکھیں!

سوال : سر کے مسح کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

---

(۱) منتخب مسائل فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا، باب الوضو، ص ۹۷۔۹۸، مطبوعہ اسلامک بک ورلڈ، پٹنہ

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
قبلہ رو	قبلہ کی طرف چہرہ کرنا
تنگ	چست، پھنسا ہوا
عضو	جسم کا کوئی حصہ
پل صراط	دوزخ کے اوپر ایک پل ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے
لغزش	سہو، غلطی، بھول چوک
انگلی کی گھائیاں	انگلیوں کے درمیان کی جگہ
کان کی پشت	کان کے پیچھے
پشت دست	ہاتھ کے پیچھے، اوپر

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبق نمبر [۵]

مکروہات ونواقضِ وضو کا بیان

مکروہات

سوال:- وضو کے چند مکروہات کو شمار کریں!

جواب:- وضو کے چند مکروہات یہ ہیں:

۱۔ وضو کے لیے نجس جگہ بیٹھنا یا ناپاک جگہ وضو کا پانی گرانا۔

۲۔ وضو کے اعضا سے برتن میں پانی کے قطرے ٹپکانا۔

۳۔ مسجد کے اندر وضو کرنا۔

۴۔ پانی میں تھوکنا، رینٹھ یا کھنکار ڈالنا اگرچہ دریا یا حوض ہو۔

۵۔ قبلہ کی طرف تھوکنا، کھنکار ڈالنا یا کلی کرنا۔

۶۔ بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔

۷۔ ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا۔

۸۔ پانی اس قدر کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔

۹۔ چہرہ پر زور سے پانی مارنا۔

۱۰۔ منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔

۱۱۔ صرف ایک ہاتھ سے منہ دھونا۔

۱۲۔ گلے کا مسح کرنا۔

۱۳۔ بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔

۱۴۔ داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

۱۵۔ تین نئے پانی سے سر کا مسح کرنا۔

۱۶۔ دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا۔

۱۷۔ ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرلینا۔

۱۸۔ کسی سنت کو چھوڑ دینا۔ (۱)

نواقض وضو

سوال:- کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:- جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ پاخانہ یا پیشاب کرنا۔

۲۔ پاخانہ پیشاب کے راستہ سے کسی اور چیز کا نکلنا۔

۳۔ پاخانہ کے راستے سے ہوا کا نکلنا۔

۴۔ بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر ایسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔

۵۔ کھانا پانی یا صفرا کی منھ بھر قے آنا۔

۶۔ اس طرح سو جانا کہ جسم کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں۔

۷۔ بے ہوش ہونا۔

۸۔ جنون ہونا۔

(۱) ماخوذ از بہار شریعت از صدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۳۰۱، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی۔

۹۔ کسی چیز کا اتنا نشہ ہونا کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں۔

۱۰۔ رکوع اور سجدہ والی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ آس پاس والے سنیں۔

۱۱۔ دکھتی آنکھ سے آنسو بہنا۔ (۱)

سوال:- خون سے وضو ٹوٹنے کا مسئلہ وضاحت کے ساتھ بیان کریں!

جواب:- بدن سے خون نکلنے کی تین صورتیں ہیں ان میں سے صرف ایک ناقضِ وضو اور نکلنے والا خون ناپاک ہے۔ وہ تین صورتیں یہ ہیں:

۱،۲۔ بہنا:- اس کی دو صورتیں ہیں۔

اول:- خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وُضو جاتا رہا۔

دوم:- بہا مگر ایسی جگہ بہ کر نہیں آیا جس کا دھونا فرض ہو تو وُضو نہیں ٹوٹا۔ مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور پھوٹ کر آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا کان کے اندر دانہ پھوٹا اور اس کا پانی سوراخ سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وُضو باقی ہے۔

۳۔ ابھرنا:- اور اگر صرف چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھر یا چمک جاتا ہے یا خِلال کیا یا مِسواک کی یا اُنگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا یا ناک میں اُنگلی ڈالی اس پر خون کی سُرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا تو وُضو نہیں ٹوٹا۔

یعنی ان تینوں صورتوں میں صرف پہلی صورت ناپاکی کی ہے بقیہ دونوں صورتوں میں وُضو باقی رہے گا۔ (۲)

سوال:- کس صورت میں سونے سے وضو نہیں جاتا مثال کے ساتھ بیان کریں!

جواب:- دو صورتیں ایسی ہیں کہ جس میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا:

---

(۱) ماخوذ از بہار شریعت از صدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۳۰۳ تا ۳۰۹، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی۔

(۲) ملخصًا منتخب مسائل فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا، باب الوضو، ص ۱۰۱۔۱۰۳، مطبوعہ اسلامک بک ورلڈ پٹنہ

(۱) اس طرح سونا کہ دونوں سرین اچھے سے جمے ہوں ؛مثلا: کسی جگہ پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھنا۔

(۲) اسی طرح ایسی ہیئت پر سونا جس میں غافل ہوکر (اچھے سے) نہ سویا جاتا ہو؛ مثلا : رکوع کی صورت میں سونا یا کھڑے کھڑے سونا۔ [1]

سوال :- ہنسنے کی کتنی صورتیں ہیں ؟ اور کس صورت میں ہنسنا ناقض وضو ہے ؟

جواب :- ہنسنے کی تین صورتیں ہیں:

(۱) تبسم:- یعنی مسکرانا کہ دانت نکلے آواز بالکل نہ نکلے تو اس سے نہ نماز جائے نہ وُضو۔

(۲) ضحک:- یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ خود اس نے سنا، پاس والوں نے نہ سنا تو وُضو نہیں جائے گا مگر نماز ٹوٹ جائے گی۔

(۳) قہقہہ:- یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ آس پاس والے سنیں اگر جاگتے میں رکوع، سجدہ والی نماز میں ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

ان تینوں صورتوں میں صرف قہقہہ ناقض وضو ہے۔ [2]

سوال: گھٹنا وغیرہ ستر کھل جانے، اپنا یا کسی اور کا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں ؟

جواب: ان میں سے کسی بات سے وضو نہیں جاتا؛ ستر کھلنے یا دیکھنے سے وضو کا ٹوٹ جانا جو عوام میں مشہور ہے بالکل بے اصل اور من گڑھت بات ہے۔ [3] لیکن بے ضرورت ستر کھلا رکھنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے کھولنا حرام ہے۔

---

(۱) ملحصًا منتخب مسائل فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا، باب الوضو، ص ۱۰۴، مطبوعہ اسلامک بک ورلڈ پٹنہ

(۲) ماخوذ بہار شریعت از صدر الشریعہ، ج ۱، حصہ ۲، ص ۳۰۸۔۳۰۹، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۳) منتخب مسائل فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا، باب الوضو، ص ۱۰۳، مطبوعہ اسلامک بک ورلڈ پٹنہ

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: دس ایسی باتیں لکھیں جو وضو میں مکروہ ہیں!

سوال: ہنسنے کی وہ کون سی صورت ہے جس میں نہ نماز جاتی ہے اور نہ وضو ٹوٹتا ہے؟

سوال: خون یا پیپ نکل کر آنکھ یا کان کے اندر ہی بہے اس سے باہر نہ نکلے تو وضو باقی رہے گا یا نہیں؟

سوال:- سونے کی وہ کون سی صورت ہے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال: نماز جنازہ جس میں رکوع اور سجدہ نہیں ہوتا اس میں قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
نجس	ناپاک، پلید، گندہ
صفرا	پِت
قے	اُلٹی
جنون	پاگل پن، دیوانگی
غشی	بے ہوشی
نواقض	توڑنے والے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبق نمبر [۶]

معذور کے وضو کا بیان

سوال: معذور کسے کہتے ہیں اور اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کرسکا وہ معذور ہے۔ اس کے لیے حکم یہ ہے کہ وقت میں وُضو کرلے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارِج ہونا، یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناسور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پِستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وُضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہوگیا۔ [۱]

سوال: کسی بھی فرض نماز کا وقت ختم ہو جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو معذور اگر فجر کا وقت ختم ہونے کے بعد وضو کرے تو اس کے لیے کیا حکم ہے کیوں کہ اس وقت تو کسی فرض نماز کا وقت نہیں رہتا؟

جواب: جی ہاں! فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وُضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے: کسی معذور نے عصر کے وقت وُضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وُضو جاتا رہا لیکن اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد یعنی فجر کا وقت ختم ہونے کے بعد وُضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو اس عذر سے معذور کا وُضو نہ جائے گا کیوں کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ [۲]

---

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۳۸۵، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۲) در المختار و رد المحتار لعلاء الدین حصکفی، ج۱، ص ۵۵۵، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

سوال: اگر کسی کو نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد چوٹ لگ گئی جس کی وجہ سے مسلسل خون بہ ہی رہا ہے اور اس نے ابھی نماز پڑھی نہیں تھی تو اب اس کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب: اس صورت حال میں یعنی نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو لگاتار خون بہنے یا اِستحاضہ یا بیماری سے وُضو جاتا رہتا ہے غرض یہ باقی وقت یوں ہی گزر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو اب اس کے بعد کا وقت بھی پورا اگر اسی حالت میں گزر گیا تو وہ نماز ہوگئی اور اگر نماز پڑھنے کے بعد وقت کے اندر ہی اتنا موقع ملا تھا کہ وُضو کر کے فرض پڑھ لے تو پہلی نماز کا اعادہ کرنا ہوگا۔ (۱)

سوال: اگر کسی ترکیب سے عذر ختم ہو جائے یا کم ہو جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے ؟

جواب: اگر کسی ترکیب سے عذر ختم ہو جائے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے ، مثلاً کسی عضو میں زخم ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے ایسی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا فرض ہے۔ (۲)

سوال: کسی زخم پر رطوبت برابر رہے لیکن وہ بہے نہ تو اس کے لیے کیا حکم ہے کیا وہ بھی معذور کہلائے گا ؟

جواب: نہیں ! وہ معذور نہیں کہلائے گا۔ یاد رکھیں کہ کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں ، تو نہ اس کی وجہ سے وضو ٹوٹے گا اور نہ معذور کہلائے گا اور نہ ہی وہ رطوبت ناپاک ہے۔ (۳)

سوال: معذور کب تک معذور کہلائے گا ؟

جواب: جب عذر ثابت ہو جائے تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا ، مثلاً: عورت کو ایک وقت تو اِستحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی

---

(۱) ملتقطاً فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین ، ج۱، ص۴۰، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۲) ملتقطاً فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین ، ج۱، ص۴۰، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۳) فتاویٰ رضویہ لامام احمد رضا، ج۴، ص۳۷۱، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وُضو کرکے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ یوں ہی تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔ (۱)

سوال: معذور کو ایسا عذر ہے کہ جس کے سبب کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے، مثلاً سلسلِ بول یا خون نکلنے کا مرض تو اس کے کپڑے کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زِیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اُسی سے پڑھے اگرچہ مصلیٰ بھی آلودہ ہو جائے کچھ حَرَج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہے تو سنّت اور دوسری صورت میں مطلقًا نہ دھونے میں کوئی حَرَج نہیں۔ (۲)

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: گیس کے مریض کو کثرت سے ریاح خارج ہوتی ہے لیکن اتنی مہلت مل جاتی ہے کہ فرض نماز پڑھ سکے تو وہ معذور کہلائے گا یا نہیں؟

سوال: وہ کون سی صورت ہے جس میں بیٹھ کر نماز پڑھنا فرض ہے؟

سوال: بواسیر کے مرض میں مبتلا شخص کے مَقعَد پر ہمیشہ رطوبت رہتی ہے اور اس کے کپڑے سے بھی وہ تری لگتی رہتی ہے لیکن اس رطوبت میں بہنے کی صلاحیت نہیں تو کیا ایسا شخص معذور کہلائے گا اور اس کی وہ تری ناپاک ہے یا پاک؟

---

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۸۵، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۲) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۸۷، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

سوال: کسی نے بہتے خون پر پٹی باندھی اور تھوڑی دیر بعد خون بہنا بند ہو گیا لیکن اس پٹی پر ایک درہم سے زیادہ خون لگا ہے تو اب نماز پڑھنے کے لیے وہ پٹی اس کے حق میں پاک کہلائے گی یا ناپاک؟

سوال: جس کو سلسلِ بول کا مرض ہو اور بالکل ہی مہلت نہ ملے، ہر وقت کپڑا ایک درہم سے زیادہ تر رہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
معذور	بیماری والا
ناسور	سراخ دار زخم جس سے ہمیشہ مواد بہتا رہے
رطوبت	گیلا ہونا، گیلا پن، تری، نمی
استحاضہ	عورت کے آگے کے مقام سے نکلنے والا وہ خون جو نہ حیض کا ہو نہ نفاس کا بلکہ کسی بیماری کی وجہ سے آتا ہو۔
آفتاب	سورج
حرج واقع ہونا	دشواری، پریشانی کا سامنا کرنا
مطلقاً	بالکل، یکسر، اصلا
سلسلِ بول	پیشاب کی بیماری، مثانے کا ایک عارضہ جس میں پیشاب بار بار آتا ہے
بواسیر	ایک قسم کے مرض کا نام ہے جس میں مقعد میں مسے ہو جاتے ہیں
مقعَد	پاخانہ کا مقام، بیٹھنے کی جگہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبق نمبر [۷]

غسل کا بیان

سوال:۔غسل کی فرضیت کے متعلق فرمانِ الٰہی بتائیں!

جواب:۔غسل کے متعلق فرمان الٰہی ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا.[1]

ترجمہ:اگر تم جنب ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو۔(کنزالایمان)

سوال:غسل کس طرح کرنا چاہیے،اس تعلق سے ایک حدیث بیان کریں!

جواب:حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:''ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو''۔[2]

غسل کے فرائض کا بیان

سوال:۔غسل میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

جواب:۔غسل میں تین باتیں فرض ہیں۔(۱) کلی کرنا(۲) ناک میں پانی ڈالنا(۳)تمام ظاہری بدن پر سر سے پاؤں تک پانی بہانا۔

سوال:۔کس طرح کلی کرنا فرض ہے؟

جواب:۔اس طرح کلی کرنا فرض ہے کہ منہ کے ہر پُرزے گوشے ہونٹ سے حلق کی جڑ

---

(۱) المائدہ،آیت:۶۔

(۲) سنن ابی دائود،للامام ابی دائود سجستانی،ج۱،ص۱۱۷،الحدیث۲۴۸،مطبوعہ دار احیاء التراث العربی،بیروت

تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اُگل دینے کو کلی کہتے ہیں اگرچہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک نہ پہنچے حالاں کہ اس طرح کلی کرنے سے غُسل نہ ہوگا، نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز جائز بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے، گالوں کی تہ میں، دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں، زبان کی ہر کروٹ میں، حلق کے کنارے تک پانی بہے۔ (۱)

سوال: دانت پر کوئی چیز اس طرح جم جائے کہ اس کا چھڑانا دشوار ہو تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چھڑانا واقعی دشوار ہے تو اسے چھڑانا ضروری نہیں وہ معاف ہے، مثلاً بہت پان کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں چونا جم جاتا ہے یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی ریخیں کہ ان کو چھیلنے میں دانتوں یا مسوڑوں کی مضرت (تکلیف) کا اندیشہ ہے تو معاف ہے۔ (۲)

سوال: جس شخص نے مصنوعی دانت لگایا ہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: مصنوعی دانت دو قسم کے ہوتے ہیں:

قسم اول: یعنی ایک وہ دانت جو اس طرح فٹ ہوتے ہیں کہ بلا مشقت شدیدہ ان کو نکالنا ممکن نہیں ہوتا، لہٰذا ان دانتوں کا حکم حقیقی اصلی دانتوں کی طرح ہے یعنی ان مصنوعی (نقلی) دانتوں کو بغیر نکالے ہوئے وضو میں ان تک پانی پہنچانا بہتر اور غسل میں ضروری ہے۔

قسم دوم: وہ دانت جو بوقتِ ضرورت ہی استعمال ہوتے ہیں اور ان کو نکالنے میں کوئی حرج و مشقت نہیں ہوتی، ایسے دانت کو نکال کر وضو کرنا چاہیے اور غسل کے لیے نکال کر پانی پہنچانا ضروری ہے ورنہ غسل نہ ہوگا۔

سوال: دانتوں کو برابر کرنے یا ہلتے دانتوں کو روکنے کے لیے جو تاریں لگائی جاتی ہیں اس صورت میں وضو و غسل کس طرح کریں؟

جواب: ایسے تار کے نیچے اگر پانی نہ پہنچے تو معاف ہے اس تار کو اکھاڑ کر پانی پہنچانا

---

(۱) فتاویٰ رضویہ، از امام احمد رضا، ج ۱، ص ۴۳۹ ، ۴۴۰، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

(۲) فتاویٰ رضویہ، از امام احمد رضا، ج ۱، ص ۴۴۰ ، ۴۴۱، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

ضروری نہیں ہے یوں ہی اکھڑا ہوا دانت کسی مسالے وغیرہ سے جمایا گیا اور پانی مسالے کے نیچے نہ پہنچے تو معاف ہے۔[۱]

سوال:- ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب:- ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نَرم حصہ ہے دھلنا کہ پانی کو سُونگھ کر اوپر چڑھائے، بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غُسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر رِینٹھ سُوکھ گئی ہے تو اس کا چُھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔[۲]

سوال: استنشاق یعنی پانی کو سونگھ کر اوپر چھڑانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: استنشاق جو کہ غسل کے لیے لازم و ضروری ہے اس کا مطلب ہوتا ہے سانس کے ذریعے سے کسی چیز کو ناک کے اندر چڑھانا نہ کہ ناک کے کنارُے کو چھو جانا، وضو میں تو خیر اس کے ترک (چھوڑنے) کی عادت ڈالنے سے سنت مؤکدہ چھوڑنے کا گناہ ہوگا کہ جس کے ایک آدھ بار ترک سے اگرچہ گناہ نہ ہو مگر بارہا ترک سے بلا شبہ گناہ ہوتا ہے لیکن وضو ہو جاتا ہے اور غسل تو ہرگز ہوگا ہی نہیں جب تک ناک کا سارا نرم بانسہ سخت ہڈی کے کنارے تک پورا نہ دھل جائے بلکہ یہاں تک حکم ہے کہ اگر ناک کے اندر ثقافت (رینٹھ) جمی ہے تو لازم ہے کہ پہلے اسے صاف کرلے ورنہ اس کے نیچے اگر پانی نہ پہنچا تو غسل نہ ہوگا۔[۳]

سوال: غسل میں تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا فرض ہے اس کی مختصر وضاحت کریں!

جواب: تمام ظاہری بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جِسْم کے ہر پُرزے ہر رُونگٹے پر پانی بہ جانا فرض ہے، اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ غُسل ہو گیا حالاں کہ بعض اعضا ایسے ہیں کہ جب تک ان کی خاص طور پر اِحتیاط نہ کی جائے نہیں دھلیں گے اور غُسل نہ ہوگا۔[۴]

---

(۱) ماخوذ از بہار شریعت از لصدر الشریعہ، ج ۱، حصہ ۲، ص ۳۱۸،۳۱۷، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی
(۲) فتاویٰ رضویہ لامام احمد رضا، ج ۱، ص ۴۵۲۔۴۵۳، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور
(۳) فتاویٰ رضویہ لامام احمد رضا، ج ۱، ص ۴۵۳، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور
(۴) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج ۱، حصہ ۲، ص ۳۱۷، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

غسل کی احتیاطیں

سوال:-غسل میں کن اعضا کی خاص احتیاط اور خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب:-وضو میں جن اعضا کی احتیاط کی جاتی ہے،ان کا لحاظ یہاں بھی ضروری ہے۔ ان کے علاوہ خاص غسل میں احتیاط کی جگہیں یہ ہیں:-

(۱) سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا اور گندھے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے اور عورت پر صرف جڑ تر کرلینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں،ہاں اگر چوٹی اتنی سَخت گُندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔

(۲) کانوں میں بالی وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا وہی حکم ہے جو ناک میں نتھ کے سوراخ کا حکم وضو میں بیان ہوا۔

(۳) بھوؤں اور مونچھوں اور داڑھی کے بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دُھلنا۔

(۴) کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا مونھ۔

(۵) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائے۔

(۶) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے مونھ اٹھائے نہ دھلے گا۔

(۷) بغلیں بے ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی۔

(۸) بازو کا ہر پہلو۔

(۹) پِیٹھ کا ہر ذرہ۔

(۱۰) پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں۔

(۱۱) ناف کو انگلی ڈال کر دھوئیں جب کہ پانی بہنے میں شک ہو۔

(۱۲) جسم کا ہر رونگٹا جڑ سے نوک تک۔

(۱۳) ران اور پیڑو کا جوڑ۔

(۱۴) ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھ کر نہائیں۔

(۱۵) دونوں سُرین کے ملنے کی جگہ خصوصًا جب کھڑے ہو کر نہائیں۔

(۱۶) رانوں کی گولائی۔

(۱۷) پنڈلیوں کی کروٹیں۔ (۱)

سوال: اعضاے وضو یا اعضاے غسل پر پٹی وغیرہ بندھی ہو یا کسی جگہ پلاسٹر چڑھا ہو تو اس حصے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تفصیل سے بتائیں!

جواب: کسی پھوڑے، یا زخم، یا فصد کی جگہ پر پٹی باندھی ہو کہ اس کو کھول کر پانی بہانے سے، یا اس جگہ مسح کرنے سے یا کھولنے سے ضرور (تکلیف و نقصان) ہو تو، تو اس پٹی پر مسح کر لے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے یا خود عضو پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح جائز نہیں اور زخم کے ارد گرد اگر پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر مسح کر لیں اور اگر اس پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کر لیں اور پوری پٹی پر مسح کر لیں تو بہتر ہے، اکثر حصہ پر مسح ضروری ہے اور ایک بار مسح کافی ہے، تکرار کی حاجت نہیں اگر پٹی پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو خالی چھوڑ دیں۔ جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے تو فوراً مسح کر لیں، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر پانی بہانا نقصان نہ کرے تو پانی بہائیں، پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عضو پر مسح کر سکتے ہوں تو فوراً مسح کر لیں، پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتے ہوں تو بہائیں؛ غرض اعلیٰ پر جب قدرت حاصل ہو اور جتنی حاصل ہوتی جائے ادنی پر اکتفا جائز نہیں۔ یہی حکم پلاسٹر کا بھی ہے۔ (۲)

---

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۱۹، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۲) ملخصا بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۱۷۔۳۱۲، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

غسل کا مسنون طریقہ

سوال:۔غسل کا مسنون طریقہ بتائیں!

جواب:۔غسل کا مسنون طریقہ یہ ہے:

غُسل کی نیّت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنجے کی جگہ دھوئے خواہ نَجاست ہو یا نہ ہو پھر بدن پر جہاں کہیں نَجاست ہو اس کو دور کرے پھر نماز کا سا وُضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے، ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چُپَڑ لے خصوصاً جاڑے میں پھر تین مرتبہ دہنے مونڈھے پر پانی بہائے پھر بائیں مونڈھے پر تین بار پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہائے پھر غُسل کی جگہ سے الگ ہو جائے، اگر وُضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے۔ اور نہانے میں قِبلہ رُخ نہ ہو اور تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور ملے اور ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو مردوں کے لیے ناف سے گھٹنے تک کے اعضا کا سَتر تو ضروری ہے، اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کرے مگر ایسا بہت کم ہوتا ہے اور کسی قسم کا کلام نہ کرے۔ اور نہ کوئی دعا پڑھے۔ بعد نہانے کے رومال وغیرہ سے بدن پوچھ ڈالے تو حرج نہیں۔ (۱)

سوال: بہتے پانی میں غسل کرتے وقت تثلیث، ترتیب اور وضو وغیرہ سنتیں کس طرح ادا ہوں گی؟

جواب: بہتے ہوئے پانی مثلاً دریا یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر میں رکنے سے تثلیث یعنی تین بار دھونے، ترتیب اور وضو یہ سب سنتیں ادا ہوگئیں۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضا کو تین بار حرکت دیا جائے۔ ہاں! اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضا کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تثلیث والی سنت ادا ہو جائے گی۔ واضح رہے کہ برسات میں کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔

---

(۱) ملخصا بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۱۹۔۳۲۰، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

یوں ہی وضو کے متعلق حکم ہے کہ بہتے پانی میں وضو کیا تو تھوڑی دیر عضو کو پانی میں رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام (برابر) ہے۔[۱] یاد رہے کہ وضو اور غسل کی ان تمام صورتوں میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہوگا۔

سوال: کیا فوارے (Shower) کے نیچے غسل کرنا جاری پانی کے حکم میں ہے؟

جواب: جی ہاں ! فوارے (Shower) کے نیچے غسل کرنا جاری پانی کے حکم میں ہے لہذا اس کے نیچے غسل کرتے ہوئے وضو اور غسل کرتے وقت کی مدت تک ٹھہرا تو تثلیث کی سنت ادا ہو جائے گی، جیسا کہ جاری پانی یا بڑے حوض یا بارش میں غسل کرنے والے کے لیے حکم ہے کہ وضو اور غسل کرنے کے وقت کی مدت تک ٹھہرنے سے سنت ادا ہو جاتی ہے۔[۲]

یاد رہے کہ فوارے (shower) کے نیچے غسل میں بھی کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ضروری ہے۔ اور شاور کے نیچے نہانے میں اس بات کا بھی خیال رکھنا اشد ضروری ہے کہ اگر برہنہ بدن نہائیں تو قبلہ کی جانب چہرہ یا پیٹھ نہ ہو۔

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: غسل کی فرضیت کا حکم کس آیت کریمہ سے ثابت ہے؟

سوال: تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا فرض ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

سوال: ناک میں کہاں تک پانی پہنچانا ضروری ہے؟

سوال: غسل میں احتیاط کی دس جگہوں کو شمار کرائیں!

سوال: دوران غسل کن باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے؟

---

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۳۲۰، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۲) در المختار ورد المحتار لعلاء الدین حصکفی، ج۱، ص ۳۲۰، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
جنابت	ناپاکی
پرزے	ٹکڑے، عضو
گوشے	حصے، کنارے
خواہ	یا، چاہے وغیرہ
سَتر	مرد یا عورت کا وہ مقام جس کا چھپانا واجب ہے
بعید	دور

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبق نمبر [۸]

غسل کرنا کب فرض ہے؟ کب سنت؟ اور کب مستحب؟

سوال:- کن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے؟

جواب:- پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک بھی پائی جائے تو غسل فرض ہو جاتا ہے:

(۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عُضْو سے نکلنا سببِ فرضیتِ غُسل ہے۔

(۲) اِحتِلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے مَنی یا مَذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غُسل واجب ہے اگرچہ خواب یاد نہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ مَنی ہے نہ مذی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا وَدی یا کچھ اور ہے تو اگرچہ اِحتِلام یاد ہو اور لذّتِ اِنزال خیال میں ہو غُسل واجب نہیں اور اگر مَنی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں اِحتِلام ہونا یاد نہیں تو غُسل نہیں ورنہ ہے۔

(۳) حَشفہ یعنی سرِ ذَکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا دونوں پر غُسل واجب کرتا ہے، شَہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت، اِنزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں مکلّف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے تو اس بالغ پر فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غُسل فرض نہیں مگر غُسل کا حکم دیا جائے گا، مثلاً مرد بالغ ہے اور لڑکی نابالغہ تو مرد پر فرض ہے اور لڑکی نابالغہ کو بھی نہانے کا حکم ہے اور لڑکا نابالغ ہے اور عورت بالغہ ہے تو عورت پر فرض ہے اور لڑکے کو بھی حکم دیا جائے گا۔

(۴) حَیض سے فارغ ہونا۔

(۵) نِفاس کا ختم ہونا۔[۱]

سوال:- جنبی یعنی جسے نہانے کی ضرورت ہو اس پر کیا کیا حرام ہے؟

جواب:- جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کعبہ کرنا، قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا (جس پر ظاہری حروف میں آیات لکھی ہوں) جیسے مُقطّعات کی انگوٹھی حرام ہے۔[۲] یوں ہی ترجمہ قرآن کا بھی پڑھنا اور چھونا حرام ہے چاہے کسی بھی زبان میں ہو۔

سوال:- جس پر کئی غسل ہوں اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب:- جس پر کئی غسل ہوں سب کی نیّت سے ایک غسل کر لیا سب ادا ہو گئے، سب کا ثواب ملے گا۔[۳]

سوال:- کن صورتوں میں غسل کرنا سنت ہے؟

جواب:- جمعہ، عید، بقرہ عید، عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا سنّت ہے۔[۴]

سوال:- کن وقتوں میں غسل کرنا مستحب ہے؟

جواب:- وقوفِ عرفات و وقوفِ مزدلفہ و حاضری حرم و حاضریِ در سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور طواف و دُخولِ منیٰ اور جَمروں پر کنکریاں مارنے کے لیے تینوں دن اور شبِ برات اور شبِ قدر اور عَرفہ کی رات اور مجلسِ میلاد شریف اور دِیگر مجالسِ خیر کی حاضری کے لیے اور مردہ نہلانے کے بعد اور مجنون کو (پاگل) جنون جانے کے بعد اور غشی (بے ہوشی) سے افاقہ

---

(۱) ماخوذ از بہار شریعت از لصدر الشریعہ، ج ۱، حصہ ۲، ص ۳۲۱۔ ۳۲۴، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۲) ماخوذ از بہار شریعت از لصدر الشریعہ، ج ۱، حصہ ۲، ص ۳۲۶، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۳) ماخوذ از بہار شریعت از لصدر الشریعہ، ج ۱، حصہ ۲، ص ۳۲۵، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۴) ماخوذ از بہار شریعت از لصدر الشریعہ، ج ۱، حصہ ۲، ص ۳۲۴، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

کے بعد اور نشہ جاتے رہنے کے بعد اور گناہ سے توبہ کرنے اور نیا کپڑا پہننے کے لیے اور سفر سے آنے والے کے لیے، استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد، نماز کسوف و خسوف واِستِسقا اور خوف و تاریکی اور سَخت آندھی کے لیے اور بدن پر نَجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ ہے، ان سب کے لیے غُسل مستحب ہے۔[۱]

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: جنبی کسے کہتے ہیں؟ اس کے چند احکام بتائیں!

سوال: جس پر غسل فرض ہو اس کو بغیر دیکھے قرآن مجید پڑھنا کیسا ہے؟

سوال: حائضہ عورت رات کو پاک ہوگئی تھی اور اسی رات احتلام بھی ہوا تو صبح اس پر کتنی دفعہ غسل کرنا فرض ہوگا؟

سوال: کسی پر جمعہ کے دن غسل فرض ہو تو اس کے غسل کرنے سے کیا ادا ہوگا فرض یا سنت؟

سوال: غسل کرنا کب سنت اور کب مستحب ہے؟

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
منی	وہ سفید گاڑھی لسدار رطوبت جو عضو تناسل سے شہوت کے ساتھ انزال کے وقت نکلتی ہے

(۱) ماخوذ از بہار شریعت از لصدر الشریعہ، ج ۱، حصہ ۲، ص ۳۲۴۔ ۳۲۵، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

مذی	وہ پتلا مادہ جو شہوت کی وجہ سے نکلتا ہے
ودی	وہ پتلا مادہ جو بغیر شہوت کے عموماً پیشاب سے پہلے نکلتا ہے
سبب	وجہ
مقطعات	وہ حروف جو قرآن کی بعض سورتوں کے شروع میں آتے ہیں جیسے: الٓمٓ، یٰسٓ وغیرہ
مجالس خیر	ذکرواذکار کی مجلسیں، میلاد واجتماع وغیرہ
نماز کسوف وخسوف واِستِسقا	سورج گہن، چاند گہن اور بارش نہ ہونے پر پڑھی جانے والی نمازیں

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبق نمبر [۹]

پانی کا بیان

اب وضواور غسل کے مسائل جاننے کے بعد ہمیں یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ وضو اور غسل کس پانی سے جائز ہے اور کس سے نہیں ؟ تاکہ وضواور غسل ادا ہوجائے ورنہ ناپاک پانی سے وضوو غسل کر کے پاک ہونے کے بجائے ناپاک ہوجائیں گے۔اسی لیے اب بڑے غور سے آنے والے مسائل کو سمجھیں:

سوال:-کن پانیوں سے وضوو غسل جائز ہے ؟

جواب:- بارش، ندی، نالے، بڑے بڑے جھرنے، جاری پانی والے جھیل، چشمے (یعنی وہ پانی جو زمین سے ابلتا ہے)، سمندر، دریا، کنویں اور برف، اولے کے (پگھلے ہوئے) پانی سے وُضو جائز ہے۔ (۱)

سوال:-بہتا پانی کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب: بہتا پانی اس پانی کو کہتے ہیں کہ اس میں تنکا ڈال دیں تو بہالے جائے۔

اس کا حکم: ایسا پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے، نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک وہ نجاست اس کے رنگ یا بو یا مزے کو نہ بدل دے، اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہوگیا، اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نَجاست تہ نشین ہوکر اس کے اوصاف ٹھیک ہوجائیں یا

---

(۱) ملتقطاً در المختار ورد المحتار، لعلاء الدین حصکفی، ج ۱، ص: ۳۵۷، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

پاک پانی اتنا ملے کہ نَجاست کو بہالے جائے یا پانی کے رنگ، مزہ، بُو ٹھیک ہوجائیں اور اگر پاک چیز نے رنگ، مزہ، بُو کو بدل دیا تو وُضو وغُسل اس سے جائز ہے جب تک چیز دیگر نہ ہوجائے۔ (۱)

سوال:-کن پانیوں سے وضو جائز نہیں ہے؟

جواب:-جن پانیوں سے وضو جائز نہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) پھل اور درخت کا نچوڑا ہوا پانی۔

(۲) وہ پانی کہ جس میں کوئی پاک چیز مل گئی اور نام بدل گیا جیسے: شربت، شوربا، چائے وغیرہ۔

(۳) بڑے حوض اور تالاب کا ایسا پانی کہ جس کا رنگ یا بو یا مزہ کسی ناپاک چیز کے مل جانے سے بدل گیا۔

(۴) چھوٹے حوض یا ٹنکی کا وہ پانی کہ جس میں کوئی ناپاک چیز گر گئی ہو یا ایسا جانور مر گیا ہو کہ جس میں بہتا ہوا خون ہو اگرچہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلا ہو۔

(۵) ماءِ مستعمل یعنی وہ پانی کہ جو وضو یا غسل کا دھوون ہے۔ ان سب پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں۔ (۲)

سوال:-ماءِ مستعمل کے متعلق چند احکام بتائیں!

جواب:-ماءِ مستعمل کے چند احکام یہ ہیں:

(۱) جو پانی وُضو یا غُسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وُضو اور غُسل جائز نہیں۔

(۲) یوہیں اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا انگلی کا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو میں دھویا جاتا ہو ارادہ سے یا بے ارادہ تھوڑے پانی میں مثلاً بالٹی یا ٹنکی وغیرہ میں بغیر دھوئے پڑ جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے لائق نہ رہا۔

---

(۱) ملتقطاً در المختار ورد المحتار، لعلاء الدین حصکفی، ج۱، ص: ۳۰۷، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

(۲) ماخوذ از بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۳۳۴، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۳) اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی بے دُھلا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔ اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیّت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لیے یا وضو کے لیے تو یہ پانی مُستَعمَل ہو گیا یعنی وُضو کے کام کا نہ رہا اور اس کو پینا بھی مکروہ ہے۔[۱]

نوٹ: اگر بضرورت ہاتھ پانی میں ڈالا جیسے پانی بڑے برتن میں ہے کہ اسے جھکا نہیں سکتا، نہ کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اس سے نکالے تو ایسی صورت میں بقدرِ ضرورت ہاتھ پانی میں ڈال کر اس سے پانی نکالے[۲] اس کی اجازت ہے۔

سوال:- اگر پچاس لیٹر کی ٹنکی میں بچہ پیشاب کر دے یا خون یا ناپاک پانی کے کچھ قطرات ٹپک جائیں تو اس پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب:- اس ٹنکی کا سارا پانی ناپاک ہو جائے گا ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا کیوں کہ پیشاب، بہتا ہوا خون یا ناپاک پانی کا ایک قطرہ بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں گر جائے تو سارا ناپاک ہو جاتا ہے۔[۳]

سوال:- کھلی ہوئی ٹنکی میں اگر مرغا، بلی، چوہا، چھپکلی وغیرہ گر جائے اور مر کر پھول پھٹ جائے تو اس پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب:- ان سب صورتوں میں سارا پانی نکالا جائے گا اور یہ مسئلہ یاد رکھیں کہ کوئی بھی دموی جانور (یعنی ہر وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون ہو) ٹھہرے ہوئے پانی میں گر جائے اور پھول کر پھٹ جائے تو سارا پانی ناپاک ہو جائے گا۔[۴]

---

(۱) ماخوذ از بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۳۳۳، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۲) فتاویٰ رضویہ لاامام احمد رضا، ج ۲، ص: ۱۱۷، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

(۳) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص: ۳۳۵، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۴) ماخوذ از فتاویٰ رضویہ لاامام احمد رضا، ج ۳، ص: ۲۷۵، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: ایسے پانچ قسم کے پانی شمار کریں جو پاک اور پاک کرنے والے ہیں!
سوال: بہتے پانی سے وضوو غسل کس صورت میں جائز نہیں ہے؟
سوال: وہ کون سا پانی ہے جو پاک ہے اس کے باوجود اس سے وضوو غسل جائز نہیں؟
سوال: پانی کی ٹنکی جو ہمارے گھروں میں ہوتی ہے اگر وہ ناپاک ہو جائے تو اس کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
سوال: دموی جانور کے بارے میں کس مسئلے کو بطور خاص بیان کیا گیا ہے؟

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
بو	مہک
تہ نشین	نیچے بیٹھا ہوا
بقدر ضرورت	ضرورت کے موافق، ضرورت کے حساب سے
دموی جانور	وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبق نمبر [۱۰]

جھوٹے پانی کا بیان

سوال:- انسان کے جھوٹے کا کیا حکم ہے؟

جواب:- آدمی چاہے جنب ہو یا حَیض ونِفاس والی عورت اس کا جھوٹا پاک ہے۔ کافر کا جھوٹا بھی پاک ہے، مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک، رینٹھ، کھنکار کہ پاک ہیں مگر ان سے آدمی گھن کرتا ہے، اس سے بہت بدتر کافر کے جھوٹے کو سمجھنا چاہیے۔ (۱)

سوال:- کن صورتوں میں انسان کا جھوٹا ناپاک ہوتا ہے؟

جواب:- چند صورتوں میں انسان کا جھوٹا ناپاک ہو جاتا ہے، مثلاً:

(۱) کسی کے مونھ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا ناپاک ہے۔

(۲) معاذاللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو نجس ہو گیا اور اگر اتنی دیر ٹھہرا کہ شراب کے اجزا تھوک میں مل کر حلق سے اتر گئے تو ناپاک نہیں مگر شرابی اور اس کے جھوٹے سے بچنا ہی چاہیے۔

(۳) شرابی کی مونچھیں بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پیے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے۔ (۲)

سوال:- کن جانوروں کا جھوٹا پاک ہے؟

---

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۴۱، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۲) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۴۱، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

جواب:۔ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرندے، ان کا جھوٹا پاک ہے اگرچہ نر ہوں جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتر وغیرہ۔ گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔ پانی میں رہنے والے جانوروں کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔ (۱)

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا ناپاک ہے؟

جواب: سوَر، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندے یعنی پھاڑنے والے جانوروں کا جھوٹا ناپاک ہے۔ (۲)

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے؟

جواب: گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے، (۳) اسی طرح جو مرغی چھوٹی پھرتی اور غلاظت پر منہ ڈالتی ہے اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور بند رہتی ہو تو پاک ہے، (۴) یوں ہی اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، چیل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے اور یہی حکم کوے کا ہے اور اگر ان پرندوں کو پال کر شکار کے لیے سکھالیا ہو اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو تو ان کا جھوٹا پاک ہے۔ (۵)

سوال: مکروہ پانی سے وضو وغسل اور ایسے جھوٹے کو کھانے پینے کا کیا مسئلہ ہے؟

جواب: اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو وغسل مکروہ ہے اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حرج نہیں اسی طرح مکروہ جھوٹے کا کھانا پینا بھی مالدار کو مکروہ ہے۔ غریب محتاج کو بلا کراہت جائز۔ (۶)

---

(۱) فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص ۲۳، مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۲) فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص ۲۳، مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۳) فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص ۲۴، مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۴) فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص ۲۳، مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۵) فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص ۲۳، مطبوعہ دار الفکر بیروت
(۶) فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص ۲۴، مطبوعہ دار الفکر بیروت

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: کفار کے جھوٹے کا کیا حکم ہے؟

سوال: کسی کے منہ سے خون نکلا لیکن کچھ دیر بعد تھوک بالکل صاف ہو گیا اب خون کا اثر نہ رہا تو اس کے جھوٹے کا کیا حکم ہے؟

سوال: مندرجہ ذیل جانوروں کے جھوٹے کا حکم بتائیں!

(۱) چوہا (۲) بلی (۳) سوَر (۴) کتا (۵) بھینس

سوال: کتے کا جھوٹا کھانا کیسا ہے؟

سوال: بلی کا جھوٹا پانی، دودھ وغیرہ پینا کیسا ہے؟

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
بدتر	بہت برا، زیادہ خراب
اجزا	جز کی جمع: یعنی حصے، ٹکڑے
بلا کراہت	بغیر کسی کراہت و ناپسندی کے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبق نمبر [۱۰]

تیمم کا بیان

سوال:- تیمم کا حکم اللہ کی جانب سے ہے اس پر ایک آیت بتائیں!

جواب:- اللہ رب العزت تیمم کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ۔ (۱)

ترجمہ: اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کا کوئی پاخانہ سے آیا یا عورتوں سے مباشرت کی (جماع کیا) اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔

سوال:- تیمم کے متعلق تین احادیث بیان کریں!

جواب:- تیمم کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تین فرامین یہ ہیں:

حدیث(۱): حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں من جملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں:

(۱) ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں۔

(۲) ہمارے لیے تمام زمین مسجد کر دی گئی۔

(۳) جب ہم پانی نہ پائیں تو زمین کی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی۔ (۲)

حدیث(۲): نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وُضو ہے

---

(۱) المآئدۃ:۶

(۲) صحیح مسلم لامام مسلم، الحدیث ۵۲۲، ص: ۲۶۵، مطبوعہ دار ابن حزم، بیروت

اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غُسل و وُضو کرے) کہ یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ [۱]

حدیث (۳): حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا۔ پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں ایک صاحب نے وُضو کر کے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا پھر جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنّت کو پہنچا اور تیری نماز ہو گئی اور جس نے وُضو کر کے اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا: تجھے دونا ثواب ہے۔ [۲]

تیمم کے فرائض

سوال:- تیمم میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

جواب:- تیمم میں تین باتیں فرض ہیں:

(۱) نیّت: اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیّت نہ کی تو تیمم نہ ہو گا۔

(۲) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا: اس طرح کہ کوئی حصہ باقی رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی، تیمم نہ ہوا۔

(۳) دونوں ہاتھوں کا کُہنیوں سمیت مسح کرنا: اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرّہ برابر باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہو گا۔ [۳]

سوال:- کس تیمم سے نماز جائز ہو گی؟

---

(۱) المسند لامام احمد بن حنبل، الحدیث ۲۱۴۲۹، ج ۸، ص ۸۶، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۲) سنن ابی داوٗد لامام ابی داوٗد سجستانی، ج ۱، ص ۱۵۵، الحدیث ۳۳۸، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت

(۳) المآئدۃ : ۶۔

جواب:- نماز اسی تیمم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیّت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لیے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادات مقصودہ نہیں ہیں) یا سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبور یا دفن میت یا بے وُضو نے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کے لیے طہارت شرط نہیں) کے لیے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس (عبادت غیر مقصودہ) کے لیے کیا گیا اس کے علاوہ کوئی عبادت بھی جائز نہیں۔ (۱)

سوال:- چہرہ پر ہاتھ پھیرنے میں کن چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

جواب:- (۱) داڑھی، مونچھوں، اور بھوؤں کے بالوں کا کہ تیمم میں ہر بال پر ہاتھ پھر جانا ضروری ہے، (۲) بھوؤں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہے اس کا، (۳) اسی طرح ناک کے نیچے کے حصے کا خیال رکھنا، (۴) یوں ہی ہونٹوں کا وہ حصہ جو عادۃً منہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے؛ کیوں کہ اس پر مسح کرنا بھی ضروری ہے اگر ہونٹوں کا حصہ باقی رہ گیا تو تیمم نہ ہوگا۔ الغرض ہر حصے کا وضو سے بڑھ کر خیال رکھنا ضروری ہے۔ (۲)

سوال:- دونوں ہاتھ کے مسح کے وقت کون سی بات قابل توجہ ہے؟

جواب:- ہاتھوں کا مسح کرتے وقت یاد رہے کہ اگر انگوٹھی، چھلے، چوڑی، کنگن اور گھڑی وغیرہ پہنے ہوں تو انھیں اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ (۳)

سوال:- کیا تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح بھی ہے؟

جواب:- تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں۔ (۴)

---

(۱) فتاوی عالمگیری للشیخ نظام الدین، ج۱، ص۲۶، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۲) فتاوی عالمگیری للشیخ نظام الدین، ج۱، ص۲۶، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۳) فتاوی عالمگیری للشیخ نظام الدین، ج۱، ص۲۶، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۴) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۵۵، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

تیمم کی سنتیں

سوال:- تیمم کی سنتیں کیا ہیں؟

جواب:- (۱) بسم اللہ کہنا۔

(۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔

(۳) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔

(۴) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے۔

(۵) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا۔

(۶) پہلے منہ پھر ہاتھ کا مسح کرنا۔

(۷) ہاتھ اور منہ کا مسح پے در پے ہونا۔

(۸) پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا۔

(۹) داڑھی کا خلال کرنا اور

(۱۰) انگلیوں کا خلال جب کہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے۔

واضح رہے کہ ہاتھوں کے مسح میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پُشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کے پیٹ کو چھوتے ہوئے گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دہنے انگوٹھے کی پُشت کا مسح کرے یوں ہی داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے اور ایک دم سے پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مسح کر لیا تیمم ہو گیا، خواہ کہنی سے انگلیوں کی طرف لایا یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لے گیا مگر پہلی صورت یعنی کہنی سے انگلیوں کی طرف لانا خلاف سنت ہے۔[۱]

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۳۵۵، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

تیمم کا مسنون طریقہ

سوال:- تیمم کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب:- تیمم کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ نیت کرکے بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ زمین یا مٹی یا اور کسی ایسی چیز پر جس پر مٹی یا غبار ہو مارے انگلیاں کھلی رکھے اور پھر ہاتھوں کو جھاڑ لے اس طرح کہ ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارے نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے اور پھر دونوں ہاتھ منہ پر پھیرے پھر دوبارہ یوں ہی کرے اور پہلے داہنے ہاتھ کا مسح کرے پھر بائیں ہاتھ کا۔ اس طرح کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سرے سے کہنیوں تک لے جائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کے پیٹ کو چھوتے ہوئے گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے انگوٹھے کی پشت کا مسح کرے۔ یوں ہی داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے۔ (۱)

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: تیمم کے فرائض تحریر کریں!

سوال: عبادت مقصودہ اور عبادت غیر مقصودہ کسے کہتے ہیں؟

سوال: تیمم میں چوڑی، انگوٹھی وغیرہ کو ہٹانا ضروری کیوں ہے؟

سوال: تیمم میں انگلی وغیرہ کا خلال کب فرض ہے؟

سوال: تیمم کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

---

(۱) سنی بہشتی زیور از مفتی محمد خلیل قادری، حصہ ۱، ص ۴۶، مطبوعہ اسلامک پبلیشر دہلی

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
من جملہ	سب میں سے، تمام میں سے
قصد	ارادہ، نیت
صف	نمازیوں کی قطار
خاک	مٹی، دھول
اعادہ	دوہرانا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبق نمبر [۱۱]

تیمم کے مسائل

سوال:- تیمم کا حکم کس کے لیے ہے؟

جواب:- جس کا وُضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور وہ پانی پر قدرت نہ رکھتا ہو تو اس کے لیے وُضو و غُسل کی جگہ تیمم کرنے کا حکم ہے۔

سوال:- پانی پر قدرت نہ ہونے کی کیا صورتیں ہیں؟

جواب:- پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں یہ ہیں:

(۱) ایسی بیماری ہو کہ وُضو یا غُسل سے اس کے زِیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وُضو یا غُسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہراً فاسق نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا۔

(۲) جہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں۔

(۳) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف، کمبل وغیرہ کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضرر (نقصان) سے بچے، نہ آگ ہے جسے تاپ سکے تو تیمم جائز ہے۔

مگر واضح رہے کہ بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو و غسل ضروری ہے، تیمم جائز نہیں، ہاں اگر ایسی جگہ ہے کہ گرم پانی نہیں مل سکتا تو تیمم کرے۔

اور اسی طرح اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

(۴) یہ گمان کہ وُضو یا غُسل کرنے میں عیدین کی نماز نہیں پڑھ پائے گا خواہ یوں کہ امام پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آجائے گا، دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے۔

(۵) غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے ولی کو نہیں کہ اس کا لوگ انتظار کریں گے اور لوگ بے اس کی اجازت کے پڑھ بھی لیں تو یہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے۔[1]

ان میں سے کوئی بھی وجہ پائی جائے تو تیمم کی اجازت ہے۔

سوال:- کس چیز سے تیمم جائز ہے؟

جواب:- جو چیز زمین کی جنس سے ہو اس سے تیمم جائز ہے۔[2]

سوال:- زمین کی جنس سے ہونے کی پہچان کیا ہے؟

جواب:- جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم جائز ہے؛ مثلا: ریتا، چونا، سرمہ، ہرتال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ۔[3]

سوال:- کن چیزوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:- جن چیزوں سے وُضو ٹوٹتا ہے یا غُسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا؛ مثلاً: مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ غسل سے نقصان نہ پہنچے گا تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔[4] یوں ہی جس حالت میں تیمم ناجائز تھا اگر وہ تیمم کے بعد پائی گئی تو تیمم ٹوٹ جائے گا جیسے تیمم والے کا ایسی

---

(۱) ماخوذ از بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۴۶تا۳۵۱، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۲) ماخوذ از بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۵۷، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۳) فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص۲۶۔۲۷، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۴) فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص۳۹، مطبوعہ دار الفکر بیروت

جگہ گزر ہوا کہ وہاں سے ایک میل کے اندر پانی ہے تو تیمم ٹوٹ جائے گا اور یاد رہے کہ یہ ضروری نہیں کہ پانی کے پاس سے گزرے[١]۔ اور یہ مسئلہ بھی ہے کہ اگر کوئی پانی کے پاس سے گزرے اور اسے اپنا تیمم یاد نہ ہو پھر بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔[٢]

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں بتائیں!

سوال: کیا یہ صحیح ہے کہ ''زیادہ سردی میں ہر بوڑھے کو تیمم کرنے کی اجازت ہے''؟

سوال: پانی کے استعمال پر قادر ہے اس کے باوجود تیمم کرنا جائز ہے اس کی کیا صورت ہے؟

سوال: کیا وضو اور غسل کے تیمم میں کچھ فرق ہے؟

سوال: تیمم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
قدرت	طاقت، زور، مجال
اندیشہ	خوف، کھٹکا، فکر، سوچ
لائق حکیم	قابل ڈاکٹر، ماہر حکیم
ظاہراً فاسق	کھلم کھلا گنہ گار، بدکار
جنس	قسم، نوع، صنف

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(١) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج١، حصہ ٢، ص٣٦٠، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(٢) فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج١، ص٣٠، مطبوعہ دار الفکر بیروت

سبق نمبر [١٢]

استنجا کا بیان

سوال:- استنجا خانے میں جانے اور نکلنے کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

جواب:- جب پاخانہ پیشاب کو جائے تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھ لے:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ .

پھر بایاں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور نکل کر:

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا یُوْذِیْنِیْ وَاَمْسَكَ عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ.

کہے۔ (١)

سوال:- کس طرح استنجا کرنا مکروہ ہے؟

جواب:- قبلہ رو ہوکر یا قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے، کھڑے ہوکر یا لیٹ کر یا ننگے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ نیز ننگے سر پاخانہ، پیشاب کو جانا یا اپنے ساتھ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دُعا یا اللہ اور رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے۔ یوہیں دوران استنجابات کرنا مکروہ ہے۔ (٢)

سوال:- کیا استنجا کے وقت چھوٹے بچوں کا منہ بھی قبلہ کی طرف نہیں ہونا چاہیے؟

جواب:- جی! بچّے کو پاخانہ پیشاب کرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچّے کا منہ قِبلہ کو ہوا ایسا کرانے والا گنہگار ہوگا۔ (٣)

---

(١) در المختار ورد المحتار لعلاء الدین حصکفی، ج١، ص٦١٠، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

(٢) در المختار ورد المحتار لعلاء الدین حصکفی، ج١، ص٦٠٨، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

(٣) در المختار ورد المحتار لعلاء الدین حصکفی، ج١، ص٦١٠، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

سوال:- کن جگہوں میں پیشاب کرنا مکروہ ہے؟

جواب:- کوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے یا پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو یا گھاٹ پر یا پھلدار درخت کے نیچے یا اس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو یا سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں یا مسجد اور عید گاہ کے پہلو میں یا قبرستان یا راستہ میں یا جس جگہ مویشی بندھے ہوں ان سب جگہوں میں پیشاب، پاخانہ مکروہ ہے۔ یوں ہی جس جگہ وُضو یا غُسل کیا جاتا ہو وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ (۱)

سوال:- استنجا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:- استنجا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ حاجت سے زِیادہ بدن کھولے، پھر دونوں پاؤں کشادہ کرکے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی مسئلہ دینی میں غور نہ کرے کہ یہ باعثِ محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہے، دل میں کہہ لے اور بغیر ضرورت اپنی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اس نَجاست کو دیکھے جو اس کے بدن سے نکلی ہے اور دیر تک نہ بیٹھے کہ اس سے بواسیر کا اندیشہ ہے اور پیشاب میں نہ تھوکے، نہ ناک صاف کرے، نہ بلا ضرورت کھنکھارے، نہ بار بار اِدھر اُدھر دیکھے، نہ بیکار بدن چھوئے، نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے۔ (۲)

سوال:- استبرا کسے کہتے ہیں؟

جواب:- پیشاب کے بعد جس کو یہ احتمال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا یا پھر آئے گا، اس پر اِستبرا (یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہو تو گِر جائے) واجب ہے، استبرا ٹہلنے سے ہوتا ہے یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے یا دہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو دہنے پر رکھ کر زور کرنے یا بلندی سے نیچے اترنے یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے یا کھنکھارنے یا بائیں کروٹ پر

---

(۱) در المختار ورد المحتار لعلاء الدین حصکفی، ج۱، ص۶۱۱-۶۳۱، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

(۲) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۴۰۹، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

لیٹنے سے ہوتا ہے اور استبرا اس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے، ٹہلنے کی مقدار بعض علما نے چالیس قدم رکھی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے اور یہ استبرا کا حکم مردوں کے لیے ہے، عورت بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے۔ (۱)

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کر کے استنجا کرنا کیسا ہے؟

سوال: استنجا کے وقت کون کون سا کام مکروہ و ممنوع ہے؟

سوال: استنجا کرنے کا اسلامی طریقہ کیا ہے؟

سوال: استبرا کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

سوال: استبرا کا تاکیدی حکم کن کے لیے ہے؟

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
گھاٹ	دریا تالاب سے اترنے کی جگہ
زراعت	کھیتی
مویشی	جانور، چوپایا
کشادہ	کھلا ہوا، فراخ، لمبا، چوڑا
باعث	وجہ، سبب، علت

☆☆☆☆☆

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۴۱۲، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

سبق نمبر [۱۴]

حیض ونفاس کا بیان

سوال:-حیض ونفاس کسے کہتے ہیں؟

جواب:- بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو، اُسے **حَیض** کہتے ہیں۔

بچہ ہونے کے بعد ہو تو **نِفاس** کہتے ہیں۔[۱]

سوال:- حیض ونفاس کے خون کے کتنے رنگ ہوتے ہیں؟

جواب: حیض کے چھ رنگ ہیں:

(۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد

(۵) گدلا (۶) مٹیلا۔[۲]

سوال:-حیض شروع ہونے کی کم سے کم مدت اور ختم ہونے کی انتہائی عمر کتنی ہے؟

جواب:-کم سے کم نو برس کی عمر سے حَیض شروع ہو گا اور انتہائی عمر حَیض آنے کی پچپن سال ہے۔[۳]

سوال:-حیض کی مدت کتنی ہے؟

جواب:- حَیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ رگھنٹے، ایک منٹ

---

(۱) ملخصافتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص۳۶-۳۸، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۲) ملخصافتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص۳۶، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۳) ملخصافتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص۳۶، مطبوعہ دار الفکر بیروت

بھی اگر کم ہے تو حَیض نہیں اور زِیادہ سے زِیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔ [1]

سوال:-نفاس کی مدت بتائیں!

جواب:- نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں یعنی اقل مدت کی کوئی تعیین نہیں ، آدھے سے زِیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک لمحہ بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اوراس کی زِیادہ سے زِیادہ مدت چالیس۴۰/دن رات ہے اور نفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہو گا کہ آدھے سے زِیادہ بچہ نکل آیا۔ [2]

سوال:-کیاحیض ونفاس کی مدت میں ہر وقت خون جاری رہناضروری ہے؟

جواب:- جی نہیں! یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جب ہی حیض ہو بلکہ اگر کسی کسی وقت آئے پھر بھی حَیض ہے؛اسی طرح چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے اگر چہ پندرہ ۱۵/ دن کا فاصلہ ہوجائے۔ [3]

سوال:-دو حیضوں یاحیض ونفاس کے درمیان کتنے دن کا فاصلہ ضروری ہے؟

جواب:-دو حَیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ یوں ہی نفاس و حَیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تواگر نِفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ اِستحاضہ ہے۔ [4]

سوال:-حیض ونفاس والی کے لیے کیا کیاعمل حرام ہے؟

جواب:- اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا،خانۂ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگر چہ مسجد حرام کے باہر سے ہو، ان کے لیے حرام ہے؛ اسی طرح ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے، قرآنِ مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی اور اس کا چھونا اگر چہ اس کی جلد یا چولی

---

(۱) ملخصافتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص۳۶، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۲) ملخصافتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص۳۷، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۳) در المختار ورد المحتار لعلاء الدین حصکفی، ج۱، ص۵۲۳، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

(۴) در المختار ورد المحتار لعلاء الدین حصکفی، ج۱، ص۵۲۴، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے، یہ سب حرام ہیں ؛یوں ہی کاغذ کے پرچے پر کوئی سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے؛ نیز ہم بستری یعنی جماع اس حالت میں حرام ہے۔ (۱)

سوال: کیا حالت حیض و نفاس میں مہندی لگانا اور فاتحہ وغیرہ کے لیے کھانا پکانا ناجائز و حرام ہے؟

جواب: حالت حیض و نفاس میں مہندی لگانا بالکل جائز و درست ہے، اسی طرح ان کا کھانا پکانا اور ان کے ہاتھ سے پکا ہوا کھانا کھانا بھی جائز و درست ہے۔ ایسا یہودی اور مجوسی لوگ کرتے ہیں۔ (۲)

سوال:- ایسی عورت کا قرآن مجید کے علاوہ کلمہ شریف اور درود شریف پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:- قرآنِ مجید کے علاوہ اور تمام اذکار کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے۔ (۳) لیکن بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھے۔

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: حیض و نفاس کی تعریف بتائیں!

سوال: کسی کو مدت حیض میں مٹیلے رنگ کی رطوبت نظر آئے تو کیا وہ حیض ہو گا یا نہیں؟

سوال: کیا آٹھ سال کی بچی اور ساٹھ سال کی بڑھیا کو حیض آسکتا ہے؟

سوال: کیا واقعی نفاس والی عورت کے لیے ضروری نہیں کہ وہ چالیس دن ناپاک رہے، کیا اس سے پہلے بھی خون بند ہونے سے پاک ہو سکتی ہے؟

سوال: حیض و نفاس کی حالت میں کیا کیا حرام ہے؟

---

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۳۷۹، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۲) منتخب مسائل فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا، باب الوضو، ص ۱۲۰، مطبوعہ اسلامک بک ورلڈ پٹنہ

(۳) منتخب مسائل فتاویٰ رضویہ از امام احمد رضا، باب الوضو، ص ۳۷۹، مطبوعہ اسلامک بک ورلڈ پٹنہ

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
عادی	عادت کے حساب سے، اکثر
سرخ	لال
سبز	ہرا
زرد	پیلا، سنہرا
گدلا	مَیلا
مٹیلا	مٹی کے رنگ کا
انتہائی	آخری
جانب	طرف، سمت
مقرر	معین، ٹھہرایا گیا
فاصلہ	دوری، مسافت
زبانی پڑھنا	بے دیکھے پڑھنا
اذکار	ذکر کی جمع یعنی کلمہ اور درود شریف وغیر کا ورد کرنا، پڑھنا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبق نمبر [۱۴]

استحاضہ کا بیان

سوال:-اِستحاضہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:- بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون حیض ونفاس کے علاوہ بیماری کی وجہ سے نکلے تواسے اِستحاضہ کہتے ہیں۔[۱]

سوال:- استحاضہ میں نماز اور روزوں کا کیا حکم ہے؟

جواب:-اِستحاضہ میں نہ نماز معاف ہے اور نہ ہی روزہ۔[۲]

سوال: مستحاضہ کس طرح وضو کرے؟

جواب: اِستحاضہ اگراس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وُضو کرکے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا، ایک وُضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے، خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔ مگر واضح رہے کہ اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وُضو کرکے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہوگا۔[۳] اس کے بقیہ مسائل معذور کے وضو کے بیان میں موجود ہیں۔

سوال:- کیا ایک نماز کے وقت میں مستحاضہ کا وضو کسی حال میں ٹوٹے گا ہی نہیں؟

---

(۱) ملخصافتاوی عالمگیری للشیخ نظام الدین، ج۱، ص ۳۶۔۳۸، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۲) ملخصافتاوی عالمگیری للشیخ نظام الدین، ج۱، ص ۳۹، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۳) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۳۸۵، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

جواب:- جی نہیں ، معذور چاہے وہ استحاضہ، سلسل بول، زخم کی رطوبت یا کسی اور وجہ سے معذور شرعی ہو تو اس کا وضو صرف اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے، ہاں اگر کوئی دوسری چیز وُضو توڑنے والی پائی گئی تو وُضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے، ہوا نکلنے سے اس کا وُضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے، قطرے سے وُضو جاتا رہے گا، اسی طرح جس کو استحاضہ کا مرض ہے خون کے علاوہ کسی اور ناقض وضو کے پائے جانے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ [1]

سوال:- کسی عورت کو حیض آیا پھر اس کا خون دس دن کے بعد بھی جاری ہی رہا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب:- اس کی چند صورتیں ہیں؛ ان میں سے چار یہ ہیں:

(۱) پہلے حیض میں یہ معاملہ ہوا۔

(۲) اس سے پہلے حیض صحیح مدت سے آچکا تھا اب یہ بیماری ہوئی۔

(۳) پہلے حیض تو آیا تھا لیکن مدت یاد نہیں۔

(۴) پہلے حیض کی عادت مقرر نہ ہو۔

ان چاروں صورتوں کے احکام مختلف ہیں:

پہلی صورت:- جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں برابر جاری رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لیے بھی نہ رُکا، تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا اس روز سے دس دن تک حَیض اور بیس دن اِستحاضہ کے سمجھے اور جب تک خون جاری رہے یہی قاعدہ جاری رکھے۔

دوسری صورت:- اگر اس سے پہلے حیض آچکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حَیض کے تھے ہر تیس دن میں اتنے دن حیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں استحاضہ۔

تیسری صورت:- کسی عورت کو ایک بار حَیض آیا، اس کے بعد کم سے کم پندرہ دن تک

(۱) در المختار ورد المحتار لعلاء الدین حصکفی، ج۱، ص ۵۵۷، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

پاک رہی، پھر خون برابر جاری رہا اور یہ یاد نہیں کہ پہلے کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہر (پاکی) کے مگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی مرتبہ حَیض آیا تھا، تو اس مرتبہ جب سے خون شروع ہوا تین دن تک نماز چھوڑ دے، پھر سات دن تک ہر نماز کے وقت میں غُسل کرے اور نماز پڑھے اور ان دسوں دن میں شوہر کے پاس نہ جائے، پھر بیس دن تک ہر نماز کے وقت تازہ وضو کر کے نماز پڑھے۔ اور جو یہ بھی یاد نہ ہو کہ مہینے میں ایک بار آیا تھا یا دو بار، تو شروع کے تین دن میں نماز نہ پڑھے، پھر سات دن تک ہر وقت میں غُسل کر کے نماز پڑھے۔ پھر آٹھ دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے اور صرف ان آٹھ دنوں میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور ان آٹھ دن کے بعد بھی تین دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے، پھر سات دن تک غُسل کر کے اور اس کے بعد آٹھ دن تک وضو کر کے نماز پڑھے اور یہی سلسلہ ہمیشہ جاری رکھے۔

چوتھی صورت:- جس کی ایک عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حَیض کے ہوں اور کبھی سات، اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں، تو اس کے لیے نماز، روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دیے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے اور عدت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زِیادہ مدت یعنی سات دن حیض کے مانے جائیں گے یعنی ساتویں دن اس سے قربت جائز نہیں۔ (۱)

سوال:- حاملہ کو بچہ پیدا ہونے سے پہلے جو خون آیا وہ نفاس ہے یا استحاضہ؟

جواب:- بچہ پیدا ہونے سے پہلے جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگرچہ آدھا بچہ باہر آگیا ہو۔

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: استحاضہ کسے کہتے اور اس کے احکام کیا ہیں؟

---

(۱) ملتقطا بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۳۸۵۔۳۸۷، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

سوال: معذور کے مسئلہ کی وضاحت کریں!

سوال: دس دن ناپاکی کے نکالنے کا حکم کس صورت میں ہے؟

سوال: حیض والی کو دس دن سے ایک دن بھی زیادہ ہو تو اس کے لیے کیا حکم ہے اسے حیض شمار کرے یا استحاضہ؟

سوال: نفاس کا شمار کس وقت سے ہوتا ہے؟

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
معذور	ناچار، عذر و پریشانی والا
سلسل البول	مثانے کی ایک بیماری جس میں پیشاب بار بار قطرہ قطرہ کر کے آتا ہے
قربت	نزدیکی، پاس
قرار دینا	مقرر ہونا، ٹھہرنا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سبق نمبر [۱۶]

نجاست کا بیان

سوال :- نجاست کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی ؟

جواب :- نجاست کی دو قسمیں ہیں :

(۱) **نجاست غلیظہ:** یعنی وہ نجاست جس کا حکم سخت ہے۔

(۲) **نجاست خفیفہ:** یعنی وہ نجاست جس کا حکم ہلکا ہے۔[۱]

سوال :- کون کون سی ناپاکی نجاست غلیظہ کہلاتی ہیں ؟

جواب :- کچھ نجاست غلیظہ یہ ہیں :

(۱) انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وُضو واجب ہو نَجاستِ غلیظہ ہے، جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، بھر منہ قے، حَیض و نِفاس و اِستحاضہ کا خون، مَنی، مَذی، وَدی، یوں ہی دُکھتی آنکھ کا پانی نیز ناف یا پِستان سے درد کے ساتھ جو پانی نکلے یہ سب نَجاستِ غلیظہ ہیں۔

یاد رہے کہ ۔۔۔۔ دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب بھی نجاستِ غلیظہ ہے؛ اسی طرح شیر خوار بچے نے دودھ کی قے کردی اگر بھر منہ ہے تو یہ بھی نَجاستِ غلیظہ ہے۔

(۲) حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلی، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی، سوَر کا پاخانہ پیشاب اور گھوڑے کی لید، یہ سب بھی نجاست غلیظہ ہیں۔

---

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۳۸۹، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۳) ہر حلال چوپایہ کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگنی، اور وہ پرندہ جوکہ اونچا نہ اڑے اس کی بیٹ جیسے: مرغی اور بطخ چھوٹی ہو یا بڑی، یہ نجاست غلیظہ ہے۔

(۴) اسی طرح خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون بھی نجاست غلیظہ ہے۔

(۵) ہاتھی کے سُونڈ کی رطوبت اور شیر، کتّے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لُعاب نَجاستِ غلیظہ ہے۔ (۱)

سوال:- نجاست خفیفہ کیا چیزیں ہیں؟

جواب:- جن جانوروں کا گوشت حلال ہے، جیسے: گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہا ان کا پیشاب نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرند کا گوشت حرام ہے، خواہ شکاری ہو یا نہیں، جیسے: کوّا، چیل، شِکرا، باز، بہری اس کی بِیٹ نَجاستِ خفیفہ ہے۔ (۲)

سوال:- نجاست غلیظہ کا کیا حکم ہے؟

جواب:- نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زِیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیت اِستِخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اِعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہوگئی مگر خلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔ (۳)

سوال:- درہم کے برابر کم یا زیادہ کے معنی کیا ہیں؟

جواب:- اگر نَجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر، یا کم یا زِیادہ کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں اس کے برابر یا کم یا زِیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے

---

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۳۹۰، ۳۹۱، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۲) فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص ۴۸، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۳) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۳۸۹، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

چار ماشہ ہے اور گرام کے اعتبار سے چار گرام تین سو چوہتر ملی گرام ہے (4.374 ml)۔

اور اگر پتلی ہو، جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی یعنی ہتھیلی اچھے سے پھیلا کر برابر رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زِیادہ پانی نہ رک سکے، اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار تقریباً ہمارے یہاں کے روپے کے برابر ہے۔ (۱)

سوال:- نجاست خفیفہ کا حکم کیا ہے؟

جواب:- نَجاستِ خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے جس حصہ یا بدن کے جس عُضْو میں لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے، مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم، یوں ہی ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (۲)

سوال:- کسی پتلی چیز جیسے پانی یا تیل وغیرہ میں نجاست غلیظہ یا خفیفہ گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:- ایسی صورت میں پانی یا تیل وغیرہ ناپاک ہو جائے گا کیوں کہ نَجاستِ خفیفہ اور غلیظہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے، یہ اُسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے اور اگر کسی رقیق چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ، سارا ناپاک ہو جائے گا اگر چہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ پتلی چیز حد کثرت پر یعنی دَہ در دَہ نہ ہو۔ (۳)

سوال:- کسی بدن یا کپڑے پر کئی جگہ نجاست لگی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:- کسی کپڑے یا بدن پر کئی جگہ نَجاستِ غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر مجموعہ یعنی سب کو ملا کر درہم کے برابر ہے، تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد،

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۳۸۹، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۲) در المختار و رد المحتار لعلاء الدین حصکفی، ج۱، ص ۵۷۸، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

(۳) در المختار و رد المحتار لعلاء الدین حصکفی، ج۱، ص ۵۷۹، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

نَجاستِ خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔[۱]

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

سوال: چھوٹے بچوں کا پیشاب ناپاک ہے یا نہیں؟

سوال: کیا کتے کا تھوک بھی ناپاک ہے؟

سوال: چند نجاست خفیفہ شمار کریں!

سوال: نجاست غلیظہ اور خفیفہ کا کیا حکم ہے؟

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
لعاب	تھوک، رال
شکاری جانور	شکار کرنے والا جانور
بیٹ	پرندوں کا پاخانہ
استخفاف	ہلکا سمجھنا
اعادہ	دوہرانا، لوٹانا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(۱) در المختار و رد المختار لعلاء الدین حصکفی، ج ۱، ص ۵۸۲، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

سبق نمبر [۱۶]

نجاست کو پاک کرنے کا بیان

سوال:- صورت وہیئت کے اعتبار سے نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: صورت وہیت کے اعتبار سے نجاست کی دو قسمیں ہیں:

(۱) **نجاست مرئیہ:** یعنی وہ نجاست جو خشک ہونے کے بعد بھی دکھتی ہے، دلدار ہوتی ہے جیسے: پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ۔

(۲) **نجاست غیر مرئیہ:** یعنی وہ نجاست جو سوکھنے کے بعد نہیں دکھتی ہے اور پتلی رہتی ہے جیسے پیشاب، شراب وغیرہ۔

سوال:- نجاست اگر دلدار ہو تو کتنی بار دھونے سے کپڑا وغیرہ پاک ہو گا؟

جواب:- نَجاست اگر دَلدار ہو جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں! اگر تین مرتبہ سے کم میں نَجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔ [۱]

سوال: اگر کپڑا پاک کرنے کے بعد بھی نجاست کے رنگ و بو کا اثر وغیرہ رہ جائے تو کیا حکم ہے؟

---

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۹۷، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

جواب: اس صورت میں حکم یہ ہے کہ اگر نَجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بُو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے، ہاں اگر اس کا اثر بدقّت (یعنی دشواری سے) جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھولیا پاک ہو گیا، صابن یا کھٹائی یا گرم پانی (یا کسی کیمیکل وغیرہ) سے دھونے کی حاجت نہیں۔ (۱)

سوال:-رقیق یعنی پتلی نجاست اگر کپڑے وغیرہ میں لگ جائے تو اسے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:-اگر نَجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوّت نچوڑنے سے پاک ہو گا اور قوّت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہو گا۔

یاد رہے کہ پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی اور اگر کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔ پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا، پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔ یوں ہی اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے، کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دو بار دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ (۲)

سوال:-تین بار نچوڑنے میں کس کی طاقت کا اعتبار کیا جائے گا؟

جواب:-کپڑا پاک کرتے وقت نچوڑنے میں دھونے والے کی طاقت کا اعتبار کیا جائے گا

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۹۷، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی
(۲) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۹۸، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

اسی لیے اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زِیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے، تو اس کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں، ہاں اگر یہ (دوسرا) دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔ (۱)

سوال: پاک وناپاک سارے کپڑے ایک ساتھ دھونا کیسا ہے؟

جواب: پاک وناپاک کپڑے جدا جدا دھوئیں کیوں کہ اگر بالٹی یا کپڑے دھونے کی مشین (Washing Machine) میں پاک کپڑوں کے ساتھ ایک بھی ناپاک کپڑا پانی کے اندر ڈال دیا تو سارے ہی کپڑے ناپاک ہو جائیں گے اور پاک جسم ولباس کو بلا ضرورت شرعیہ ناپاک کرنا ناجائز وحرام ہے۔ (۲) لہذا ضروری ہے کہ پاک وناپاک کپڑے کو الگ الگ دھوئیں، ہاں اگر ساتھ ہی دھونا ہے تو ناپاک کپڑے کو پہلے پاک کر لیا جائے پھر دوسرے کپڑے میلے کپڑوں کے ہمراہ ایک ساتھ واشنگ مشین میں دھو سکتے ہیں۔

سوال:- جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں جیسے چٹائی، کارپیٹ (قالین)، جوتا وغیرہ ان کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:- جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے جیسے: چٹائی، قالین، جُوتا وغیرہ اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے، یوں ہی دو مرتبہ اَور دھوئیں، تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا، وہ چیز پاک ہو گئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سکھانا ضروری نہیں۔ یوں ہی جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی اسی طرح پاک کیا جائے۔ (۳)

سوال:- ایسی چیزیں جو نجاست جذب (سوکھتی) نہیں کرتی ہیں جیسے برتن، تانبے،

---

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۹۸، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۲) فتاویٰ رضویہ لاامام احمد رضا، ج۴، ص۵۸۵، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

(۳) فتاویٰ رضویہ لاامام احمد رضا، ج۴، ص۳۹۹، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

پیتل، لوہے وغیرہ کی اشیا ان کو کیسے پاک کریں گے؟

جواب:- ایسی چیزیں صرف تین بار دھو لینے سے پاک ہو جائیں گی اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اس کو اتنی دیر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ (۱)

سوال:-بہتی ہوئی چیزیں جیسے تیل، پگھلی ہوی گھی وغیرہ کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:- ایسی چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں، پھر اوپر سے تیل، گھی وغیرہ نکال لیں اور پانی پھینک دیں، یوں ہی تین بار کریں یا اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہ جائے اور تیل رہ جائے، یوں بھی تین مرتبہ میں پاک ہو جائے گا یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے ایسا ہی کریں تو تین دفعہ میں پاک ہو جائے گا اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو، نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہو نہ بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا، بہتی ہوئی تمام چیزوں کے پاک کرنے کا بھی یہی طریقہ ہے۔ (۲)

سوال: اگر بدن یا کپڑے میں ناپاک تیل لگ جائے تو اسے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگ جائے تو تین مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائے گا اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو، اس تکلّف کی ضرورت نہیں کہ صابن یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مُردار کی چربی لگی تھی، تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہو گا۔ (۳)

سوال: ناپاک مہندی سے رنگا ہوا ہاتھ پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(۱) فتاویٰ رضویہ لاامام احمد رضا، ج۴، ص۳۹۹، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور

(۲) فتاویٰ رضویہ لاامام احمد رضا، ج۴، ص۳۸۰۔۳۷۸، مطبوعہ رضا فائونڈیشن، لاہور

(۳) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۹۸، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

جواب:اگر ہاتھ میں ناپاک مہندی لگالی تواتنی بار دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے توہاتھ پاک ہوجائے اگرچہ ہاتھ پر رنگ باقی ہو، یہی حکم دوسرے ناپاک رنگ کا بھی ہے کہ اگرکپڑے وغیرہ میں لگ جائے تواتنی بار دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے توہاتھ پاک ہوجائے گااگرچہ ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔ [۱]

سوال:-زمین کوپاک کرنے کاکیاطریقہ ہے؟

جواب:-زمین کوپاک کرنے کے کئی طریقے ہیں ان میں سے تین یہ ہیں۔

(۱) نجاست اگر مرئیہ ہویعنی خشک ہونے کے بعدبھی نظر آئے توجب تک اس کو بالکل دور نہ کیاجائے زمین پاک نہیں ہوگی۔

(۲) نجاست اگر غیر مرئیہ ہوکہ سوکھنے کے بعد دکھائی نہیں دیتی ہے توزمین کے سوکھ جانے اور نجاست کااثر دور ہوجانے سے زمین پاک ہوجاتی ہے۔ [۲]

(۳) اس کے علاوہ اگر زمین کو فوراًپاک کرنے کا ارادہ ہو تواس پر تین بار پانی بہا دیا جائے اور ہر مرتبہ پاک کپڑے سے اسے خشک کرلیاجائے۔یوں ہی اس زمین میں کثرت سے پانی بہ گیایہاں تک کہ نجاست کااثر ظاہر نہ ہوتوزمین پاک ہوجائے گی۔ [۳]

سوال:-ٹائلس، ماربل وغیرہ جو گھروں میں لگا ہوتا ہے اسے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:-ٹائلس،ماربل وغیرہ زمین کے حکم میں ہیں کہ علماء فرماتے ہیں:’’اینٹ جب کہ زمین میں بچھی ہوئی ہوتواس کاحکم زمین کاحکم ہے۔‘‘ [۴]

---

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص۳۹۷، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۲) فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص۳۶۔۳۸، مطبوعہ دار الفکر بیروت

(۳) در المختار ورد المحتار لعلاء الدین حصکفی، ج۱، ص۱۱۳، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت

(۴) فتاوی عالمگیری لشیخ نظام الدین، ج۱، ص۴۴، مطبوعہ دار الفکر بیروت

لہذا یہ ٹائلس ماربل وغیرہ بھی زمین کے حکم میں ہیں تو جو زمین کو پاک کرنے کا طریقہ ہے وہی طریقہ ان کو پاک کرنے کا بھی ہے۔

سوال: چھری یا چاقو وغیرہ پاکرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: لوہے کی چیز جیسے چُھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار نجس ہو جائے تو اچھی طرح پوچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نَجاست کے دَلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یوں ہی چاندی، سونے، پیتل، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پوچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے پوچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔ (۱)

سوال:- آئینہ اور شیشہ پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:- آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں کپڑے وغیرہ سے اس قدر پوچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے، پاک ہوگئیں۔ (۲)

جواب اپنی کاپی میں لکھیں!

سوال: نجاست مرئیہ اور غیر مرئیہ سے کیا مراد ہے؟

سوال: نجاست اگر دل دار ہو تو اس کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

---

(۱) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۴۰۰، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

(۲) بہار شریعت لصدر الشریعہ، ج۱، حصہ ۲، ص ۴۴۳، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، دہلی

مگر خیال رہے کہ برتن وغیرہ چیزوں میں دراڑ ہو یا کہیں کچھ اکھڑا ہوا ہو یا کوئی حصہ ٹوٹا ہوا ہو یا کہیں پالش نکل گئی ہو الغرض کسی قسم کا بھی کھردراپن ہونے کی صورت میں اس حصے کا پونچھنا کافی نہ ہوگا دھو کر پاک کرنا ضروری ہے۔

سوال: رقیق نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ بتائیں!

سوال: زمین کس طرح پاک ہوتی ہے؟

سوال: ٹائلس، ماربل کے پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
خشک	سوکھا، بغیر پانی کا
رقیق	پتلا
بقوت	طاقت کے ساتھ، پوری طاقت بھر

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دارین اکیڈمی، جمشید پور: ایک مختصر تعارف

دارین اکیڈمی کے قیام کے فکری تانے بانے تو کئی سالوں سے بنے جا رہے تھے مگر الحمد للہ ۲۸/اگست ۲۰۱۸ء کو عید گاہ میدان، آزاد نگر، جمشید پور میں ملک و ملت کی باوقار شخصیات کے دعائیہ اجلاس سے اس کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا اور ۱/ستمبر ۲۰۱۸ء سے منفرد انداز اور جدید نصاب تعلیم کے ساتھ باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہو گیا ہے۔

یہ ادارہ چوں کہ نہایت تیزی سے بدلتے ہوئے حالات کے تناظر میں منصہ شہود پر آیا ہے اس لیے اس میں خاص طور سے مسلم نونہالوں کو مذہبی تعلیم و تربیت اور اسلامی اخلاق و کردار کے ساتھ اعلیٰ تعلیم (Higher Education) سے آراستہ و پیراستہ کیا جاتا ہے۔

انتہائی غور و فکر اور بہت سے نشیب و فراز کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اس اکیڈمی کو دینی اور عصری تعلیم کا ایسا حسین سنگم بنایا گیا ہے جو قومی ضروریات کی تکمیل کا پیش خیمہ ثابت ہو سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ماہرین علوم و فنون کے وسیع تر تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے پانچ سالہ نصاب تعلیم مرتب کیا گیا ہے جو فی الحال بیک وقت حفظ قرآن، دینیات اور جھارکھنڈ بورڈ سے دسویں کلاس کے نصاب پر مشتمل ہے۔ الحمد للہ! ادارہ اپنے مقصد کے حصول میں نہایت برق رفتاری کے ساتھ رواں دواں ہے۔ اس اکیڈمی میں شروع ہی سے

U.P.S.C, MEDICAL. ENGINEERING

کے امتحانوں کے لیے بھی ذہن سازی کی جاتی ہے نیز یہاں صرف انھیں بچوں کا داخلہ لیا جاتا ہے جن کے والدین/گارجین اپنے بچوں کو کم از کم مذکورہ تعلیم دلانے کا پختہ ارادہ رکھتے ہوں۔

ادارہ میں نیپال و ہند کے مختلف صوبوں کے طلبا زیر تعلیم ہیں۔

مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں

مفتی عبد المالک مصباحی (ایم۔ اے)

بانی دارین اکیڈمی، جمشید پور، جھارکھنڈ، انڈیا

+91 84 09 987 217 / 79 79 069 108

DAARAIN PUBLISHER

Jamshedpur, Jharkhand, (India) Pin : 831012

M. : 8409987217 - 7979069108

E-MAIL : AMALIKMISBAHI786@GMAIL.COM

Rs. 75/-